سوالات

(۱) کوئی مثال آسان محنت کی بیان کرو—

(۲) بعضے ایسے وسایل آرام کے بیان کرو جن بغیر مزدور محنت نہین کرسکتا اور جو واسطے محنت کرنے کے بہت ضروری ہین—

(۳) بیان کرو کہ کسواسطے مزدور اپنی خوراک کے صرف سے زیادہ کما دے تاکہ بیس برس بعد زمانہ حال کی اتنی ہی اُجرت رہی جتنی کہ اب ہی—

(۴) فرض کرو کہ آدمی دوسو برس تک محنت کرسکتا تو بتلاو کہ اِسّے مزدوری پر کیا اثر ہوتا اور اُسکی کیا وجہ ہی—

(۵) فرض کرو کہ آدمی کل دس برس تک محنت کرسکتا تو بتلاؤ کہ ایسے محنتانہ مزدور پر کیا اثر ہوتا اور اُسکی کیا وجہ ہی—

(۶) اُس فرق کو بیان کرو جو درمیان مزدوری ممالک حار اور بارد کے ہوتا ہی اور بتلاو کہ گرم ملک کے مزدور کا خرچ بارد ملک کے مزدور سے زیادہ ہی یا کمتی اور اگر زیادہ ہی تو کیون—

(۷) ایک جوہری اتنی سختی سے محنت نہین کرسکتا جتنا کہ وہ مزدور جو مٹی بھر ٹوکری ڈھوتا ہی مگر اسکو کیون بڑی اُجرت ملتی ہی—

(۸) وکیل ذرا بھی جسمانی محنت کے نام سے ہاتھہ پیر نہین ہلاتا ہی مگر اسکو کیون زیادہ اُجرت نسبت ایک نجار کے ملتی ہی—

(۹) بعضے اُس قسم کے محنت بتلاؤ جنکی مدام طلبگاری ہوتی ہی—

(۱۰) اور کیا وجہ ہی کہ اُس قسم کی محنت کے ہمیشہ طلب ہوتی ہی—

(۱۱) ایک دولتمند آدمی کو کیون ہمیشہ مزدوری کی احتیاج ہوتی ہی اور مثالین دیکر بتلاؤ کہ یہہ امر واقعی ہی—

سوالات

(۱۲) کیون ایک اہل دول نسبت غریب آدمی کے مزدور کو زیادہ کام دی سکتا ہی

(۱۳) کاروبار کی گرم بازاری سے محنت کے طلب پر کیا اثر ہوتا ہی —

(۱۴) کاروبار کے بند ہوجانے سے امیرون کو زیادہ نقصان ہی یا غریبون کو

(۱۵) فرض کرو کہ ایک کارخانہ کسی امیر کو ایک گروہ بدمعاشون نے جلادیا یا کسی اور طرح خراب کر ڈالا تو اسے کسکو زیادہ خرابی عائد ہوگی —

(۱۶) اُس ملک کا حال بیان کرو جسمین بسبب بُرے ہونے عملداری یا کسی اور باعث کے سرمایہ ہر سال کمتی ہوتا جاتا ہی —

(۱۷) فرض کرو ملک آیرلنید مین صورت بہبود ہونے لگی اور آہستہ آہستہ مزدورون کو زیادہ اُجرت ملنے لگی تو بتلاو کہ اسکی کسقدر بہبود ظہور مین آوے گی —

(۱۸) فرض کرو کہ ایک ملک مین ہر سال پانچ کروڑ کا سرمایہ زیادہ ہوتا جاتا ہی اور کہ بیس برس تک یہہ سارا روپیہ لڑائی مین صرف کیا جاتا تو بتلاو کہ اُس ملک کے آبادی پر کیا اثر ہوتا —

(۱۹) نتایج چھوٹے ہونے اُجرت کے جو ایک کُنبے پر عائد ہوسکتی ہین بیان کرو —

(۲۰) کن ملکون اور کونسے فریق لوگون مین وبا ہیضہ بہت سے آدمیون کو ہلاک کرتی ہی —

(۲۱) کیون صدہا آدمی ممالک فرنگستان سے امریکا کو نقل مکان کرکے چلے جاتے ہین

(۲۲) کن ملکون مین سے بہت سے آدمی نقل مکان کرتے ہین اور اسکی کیا وجہ ہی

(۲۳) زرخیز یا نیچ ہونے زمین سے تعداد آبادی پر کیا اثر ہوتا ہی —

آیرلنید Ireland

(۲۴) کسی خاص ملک کے سرمایہ کی تعداد سے اُسکی آبادی پر جو اسکی وسیلہ سے کام
سے لگ سکتے ہیں کیا اثر ہوتا ہے —
(۲۵) کیا بسبب سرمایہ کے آدمی چٹیل پہاڑون پر حیات بسر کرسکتا ہی اور یہہ
بات کیونکر وقوع مین آسکتی ہی —
(۲۶) بسبب کفایت شعار اور معتدل ہونے لوگون کی آبادی کے زیادہ ہونے پر
کیا اثر ہوتا ہی —
(۲۷) اسبات کے ہونے سی سرمایہ اور آبادی ملک پر کیا اثر ہوگا —
(۲۸) فرض کرو کہ ایک صاحب عزم آدمی کو جو ایک گانو مین رہتا ہو زمین جوتتے
وقت دس لاکھہ روپیہ ملجاوے اور اُسی زر کا کوئی دعوے نکرے تو
اسبات سے تعداد آبادی گانو پر کیا اثر ہوگا —
(۲۹) فرض کرو کہ ایک گانو مین ایک کارخانہ دس لاکھہ روپیہ کا چل جاوے
اور اُسکا مالک تباہ ہو جاوے تو بتلاؤ کہ اسسے اُس گانوکے آبادی پر کیا
اثر ہوگا —

فصل دوم در باب ان باتون کی جنکا اثر بعضے وقت محنتانہ یا مزدوری پر ہوتا ہی —

ہم ابہی یہہ بات بیان کرچکی ہین کہ ایک خاص مقدار سرمایہ کے واسطے کار سے
لگانے کسی ایک آدمی کے ضرور درکار ہی — اب یہانسے یہہ بات پائی گئی کہ
اُس مقدار سرمایہ سے جو کسی کام مین لگائی جاوے کچہہ خاص آدمی کار سے لگین
گے — اگر کچہہ حصہ اُس سرمایہ کو اُس کار سے نکال کر کسی اور کار مین لگاوین
تو ضرور یہی کہ اُسکی بہاؤ مین مزدوری کے فرق واقع ہوگا یعنے جس کار سے کہ
نکال لیا گیا ہی اُسمین تو مزدوری لوگون کی گہٹ جاویگی اور جسمین کہ وہ لگایا گیا ہی

گیا ہی وہان بڑھ جائگی — یہہ نتایج اُن قوانین سے نکلتے ہین جو کسی نوع سے سرمایہ کے کسی کام مین لگے رہنے مین مداخلت کرتے ہین — علاوہ اسباعث عامہ کی بعضے پیشون مین اختلاف مزدوری کا بسبب اور بواعث خاص کے وقوع مین آتا ہی اور وہ یہہ ہین — پہلے بسبب سہولت یا اشکال یا رنج اور راحت کے جو کسی پیشہ مین ہوتے ہی یا قدر کے جو اُسکے اہل زمانہ کے نزدیک ہوتی ہی — جبکہ کوئی پیشہ بسبب اُسکے صفات ذاتی کے پسندیدہ نہو تو آدمی اسکا اختیار کرنا نہین چاہتے اور اسلیئے اگر ہم چاہین کہ اُسے آدمی اختیار کرین تو ضرور ہی کہ انہین زیادہ اُجرت دین تاکہ انکے لالچ سے وہ خلاف اپنی طبیعت کے کام کرین — جبکہ کوئی کار ایسا ہو کہ اُسکا کرنا سب کو پسندیدہ ہو تو بہت آدمی چاہتے ہین کہ اُسے اختیار کرین اور اِسوقت بسبب زیادہ ہونے رسد کے مقدار احتیاج سے مول محنت کا سستا ہو جاتا ہی دوسرے بسبب ہوشیاری اور دانائی کے جو کسی کار کے کرنے مین مطلوب ہوتی ہی یہہ اختلاف دو باعثون سے واقع ہوتا ہی — پہلا جتنی زیادہ دانائی کہ کسی کام کے کرنے مین مطلوب ہوتی ہی ونتی ہی تہوڑے آدمی اسکے کرنے کے لایق ملتے ہین اور اسلیئے رسد تہوڑی ہوتی ہی — دوسرا جتنا زیادہ وقت کہ اسکام کے کرنے کی لیاقت حاصل کرنے مین لگیگا اُتنا ہی زیادہ محنتانہ پانے کا مزدور مستحق ہوگا تیسرے بسبب اعتماد کے جو نوکر پر رکہا جاتا ہی — بہت سے ایسے علاقہ ہین کہ اِنہین نوکر پر بہت اعتماد رکہنا پڑتا ہی — انکی سربراہی کے لیئے نیک بخت اور دلیر اور ہوشیار اور پیش بین آدمی کی ضرورت ہوتی ہی اور چونکہ یہہ سب صفات اکثر ایک ہی آدمی مین بہت مشکل سے پائی جاتے ہین ۔

پس نہایت لئیق امیدوار جن پر وہ علاقہ سپرد کئے جاوین بہت تہوڑے ہوتے ہین — جب رسد مقدار احتیاج سے کم ہوئی تو تنخواہ یا محنتانہ ایسے علاقہ دارون کا بڑا ہوتا ہی اور چونکہ وہ آدمی جنکا بہت سرمایہ معرض خطر مین ہووے گا ایسے آدمیون کو اپنے فایدہ کے لئے جتنی اُجرت کہ وہ لیوین گے دیکر نوکر رکہین گے اور اسی سبب سے ان لوگون کی اُجرت ہمیشہ زیادہ اُن لوگون کے محنتانہ سے رہے گے جنکے اوپر اسقدر اعتماد نہین رکہا جاتا ہی — جو تہے اوپر مدام رہنے یا نہ رہنے نوکری کے — بعضے قسم کی محنت کے ہمیشہ ضرورت ہوتی ہی اور اُس قسم کی محنت کی مزدور مدام کار سر لگے رہتے ہین — مگر بعضے قسم کی محنت کرنے مین مزدور ہمیشہ باکار نہین رہتے ہین لیکن ہر دو صورت مین حسب اصول تقسیم محنت کے ہر قسم کے مزدور کو لازم ہی کہ اپنی نوکری کے سارے وقت کو ایسے کار کے کرنے مین بسر کرے پس صورت ثانی مین جب مزدور یہہ جانتے ہین کہ وہ مدام باکار نہین رہین گے تو اُس کار خاص کے اختیار کرنے کے لئے زیادہ اُجرت بہ نسبت صورت اولی کے جب انہین یقین مدام باکار رہنیکا ہوتا ہی لیوین گے — ہم کرایہ کے گاڑی مین ایک کوبس کے فاصلہ پر جانے کے لئے زیادہ محنتانہ دیتے ہین بہ نسبت کہ جب دو یا تین منزل جاتے ہین اور باعث اسکا یہہ ہی کہ صورت اولی مین نوکری تہوڑی دیر کے واسطے ہوتی ہی اور صورت ثانی مین بہت وقت کے لئے — بہل بان کو تلاش مین مسافرون کے بہت وقت صرف ہوتا ہی اور جب ہم اسکو نوکری دین تو ضرور ہی کہ عوض اسکے وقت کی صرف کا کر دین یعنے اسی زیادہ محنتانہ دین:

سوالات

(۱) فرض کرو کہ بموجب اجرا ایک نئے قانون سرکاری یا کسی اور باعث کے نصف اُس
سرمایہ کا جواب تجارت مین پھیلا ہی اُسمین سے نکال کے کسی اور کار مین لگایا جاوے
تو اسے ملاحون کی اُجرت پر کیا اثر ہوگا۔

(۲) فرض کرو کہ بہہ روپیہ وہانسے اسی طرح نکالا جا کر دستکاری کے کام مین صرف
کیا جاوے تو اسے دستکارون کے مختانہ پر کیا اثر ہوگا۔

(۳) وہ کونسی اصل ہی جسکے بموجب واضعان قانون ایسا کام کر سکتے ہین کہ
ایک فرقہ کے ادمیون کو جو بہر نوع ویسا ہی استحقاق رکھتے ہین جیسا کہ دوسرے
فرقہ کی تکلیف پونہچا کر دوسرے فرقہ کے لوگون کو فایدہ پونہچا دین۔

(۴) کسواسطے مزدوری اُس شخص کی جو پہاڑ اُڑاتا ہی زیادہ ہی بہ نسبت
مزدوری ایک سنگ تراش کے۔

(۵) کسواسطے آمدنی منصف کے نسبت آمدنی ایک وکیل کی کمتی ہوتی ہی اگرچہ وہ
دونون استعداد اور لیاقت مین برابر ہوتے ہین۔

(۶) کس سبب سے مختانہ اُس شخص کا جو دوربین اور چشمہ اور اور اسی قسم کے
آلات بناتا ہی زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت مختانہ شیشہ گر کے۔

(۷) کسواسطے کپتان کشتی کا نسبت اپنی کارندہ کے اور اُسکا کارندہ نسبت
ملاح کے زیادہ مختانہ پاتے ہین۔

(۸) کسواسطے انجنیر کشتی دخانی کا نسبت منصرم انتخانہ اُسی کشتی کے
زیادہ تنخواہ پاتا ہی۔

(۹) کسواسطے بانون کے آراستہ کرنے والون کو دس دقیقہ کے واسطے زیادہ

اُجرت بہ نسبت سارے دن کی مزدوری تجّار کی دی جاتی ہی۔
(۱۰) تم کسواسطے اُس آدمی کو جسے فقط ایک دن کے واسطے نوکر رکہتے ہو زیادہ اُجرت دیتے ہو۔

باب دوم

بیچ بیان روپیہ کی قیمت یا سود کے

فصل اوّل درباب ذکر اسبابات کے کہ ہم بعوض استعمال مین لانے روپیہ کے کیون سود ادا کرتے ہین

وہ سوال جو ہمارے توجہ کو اس مطلب سے نہین گگنے دیتا اور جسے ایک مغالطہ پر جاتا ہی یہہ ہی کہ کیون اگر ہم کسی کے روپیہ کا استعمال کرین تو اسکے لئے کچھہ ادا کرنا چاہئے چونکہ ہم ایک شخص کو اتنا ہی مال واپس کر دیتے ہین جو ہم نے اُسسے قرض لیا تہا تو کیون ہمکو لازم ہی کہ واسطے اسکے اپنے پاس فیما بین عرصہ لینے اور دینے کے رکہنے کے کچھہ ادا کرین پہلے اس سوال کا جواب دیا جاتا ہی۔
ہر ایک متنفس مین جو کسی باقاعدہ پیشہ مین محنت کرتا ہی دو صفات ہوتے ہین جنکے باعث سے اسکے محنت قابل قدر پیدا کرنے کی ہوتی ہی اور وہ یہہ ہین اوّل قوت دوم عقل۔ اوّل کی وساطت سے وہ آسان یا اُس محنت کے کرنے کے لایق ہوتا ہی جو سب سے ارزان ہوتی ہی اور دوسرے صفت اوّل کی ساتہہ شامل ہو کر اُسے لایق انجام دینے علم طلب محنت کے کر دیتی ہی۔ لیکن واسطے کرنے دوسری قسم کے محنت کے اسکو ضرورت اوزار اور اسباب یعنے سرمایہ کی ہوتی ہی جسکے بغیر وہ فقط آسان ہی محنت کر سکتا ہی۔ ایک لوہار کی عقل کس کام آتی اگر

وجہ سود دینے کی

اگر اسکے پاس بھٹی اور لوہا نہوتا یا عقل ایک نجار کی بغیر از آلات اور لکڑی کے یا ایک روئی کاتنے والے کی بغیر از محلوج خام کے — بغیر ان چیزون کی یہہ سب اہل پیشہ وہی محنت کر سکتے جو انکی بن آلات ہاتھون سے ہو سکتی — فرض کرو زید لوہار ہی اور اسکے پاس آلات اور لوہا اور بھٹی ہین جنکے وسیلہ سے وہ ہر روز محنت کرتا ہی اور اسطرح مزدوری محنت اور عقل کی حاصل — اگر وہ ان چیزون کو عمر کی تئین ایک ہفتہ کے لئے قرض دیوے اور خود اس عرصہ مین سر پر بوجہہ اوٹہانیکا کام کرے اور اسواسطے اپنے پیشہ کے چہوڑنے سے فواید اپنی عقل کے نہ اوٹہا سکے تو ضرور ہی کہ عمر جو ان چیزون کو قرض لیتا ہی زید کو بعوض انکے آپ استعمال کرنے کی کچہہ چیز ادا کرے — اب فرض کرو کہ عمر ان چیزون کو ایکسال کے واسطے قرض لیتا ہی اسحالت مین بموجب دلیل مذکورہ بالا کے اوسی زید کو کچہہ دینا چاہیے — اگر زید کے پاس روپیہ ہووے اور وہ اسکو عمر کے تئین قرض دیوے جسکے وسیلہ سے عمر اوزار اور لوہا وغیرہ اپنے لئے خرید سکتا ہی تو بہی عمر کو اس زر کے واسطے ٹہیک اوسی وجہ سے کچہہ دینا چاہئے جیسے کہ وہ واسطے اوزار اور سرمایہ کے دیتا تہا کیونکہ اگر زید اسکو قرض نہ دیوے تو وہ خود ایک بھٹی تیار کر سکتا ہی اور اسکے وسیلہ سے خود منفعت حاصل — یہانسے ہم یہہ عموماً کہہ سکتے ہین کہ جسوقت ہم روپیہ کے قرض کا ذکر کرتے ہین تو اوسسے حقیقت مین روپیہ نہین مراد ہوتا ہی بلکہ اور سرمایہ جسکی ضرورت ہوتی ہی اور جسکی عوض ہم سود ادا کرتے ہین — اگر ایک اہل پیشہ روپیہ کو جو وہ قرض لیتا ہی اپنی صندوق مین بند کر رکہی تو وہ اوسسے کچہہ فایدہ نہین اوٹہاوے گا — یہہ روپیہ صرف اوسی وقت کسی کام کا ہوتا ہی جبکہ وہ کسی اور شئی کے سات

بدلا جاتا ہی جو شئی کہ محنت کے ساتھہ شامل ہو کر کچھہ فایدہ بخشتی ہی — یہہ ایک امر واقعی ہی
کہ ہر ایک شخص بفور بہم پونہچانے روپیہ کے اسکو آلات یا سرمایہ یا اسباب تجارت
سے بدلتا ہی — ہر شخص جانتا ہی کہ ان چیزون کی عوض مین سُود دینا چاہئے کیونکہ
وہ وسایل منفعت کے ہین — ٹہیک اتنا ہی سُود واسطے روپیہ کے جسکے عوض مین
وہ ملتے ہین ملنا چاہئے کیونکہ اسکی وسیلہ سے مالک روپیہ نے ان چیزون کو
خریدا ہوتا اگر وہ اُسے قرض نہ دیتا — یہہ اکثر واقع ہوتا ہی کہ بعض اشخاص قابلیت
محنت کرنے کی رکہتے ہین لیکن انکے پاس سرمایہ نہین ہوتا جسکے سبب سے محنت کرین
اور برخلاف اسکے بعض آدمیون کے پاس سرمایہ ہوتا ہی لیکن وہ خود عقل اور نہ
لیاقت محنت کرنے کی رکہتے ہین اس حالت مین یہہ ظاہرا اور صریح فائدہ جانبین کا
ہی کہ دو قسم کے اشخاص ساجہی بن جاوین اور ایک اُن مین سے سرمایہ اور دوسرا
محنت اور عقل باہم کرین — اس وسیلہ سے دونون کو فایدہ ہوتا ہی — محنتی کو اُجرت
محنت اور عقل کی بجائے مزدوری آسان محنت کے ملتی ہی اور صاحب سرمایہ کو
بغیر کم ہونے اسکے مال کی آمدنی آتی ہی اور نظر برین وہ اپنی اصل سرمایہ مین سے
کچھہ خرچ نہین کرتا — یہہ امر دو وضع سے کیا جاتا ہی جنکی ایک ہی
اصل ہی اگرچہ طور بند و بست کا مختلف — اوّل وضع وہ ہی جسمین اہل سرمایہ مزدور کو
اُجرت دیتا ہی — اس حال مین درحقیقت ایک ساجہا درمیان مزدور اور صاحب
سرمایہ کی کیا جاتا ہی — مالک سرمایہ کا آلات اور اسباب بہم پونہچاتا ہی اور
اپنی ادیر تمام جوکہون کا ذمہ لیتا ہی اور محنتی کے ساتہہ فایدہ کا حصہ کرکر اسکو
بطور اُجرت کے دیتا ہی — یہہ اجرت اکثر شروع ہی مین درمیان دونون
اشخاص کی قرار پاجاتی ہی اور ہمیشہ اتنی ہی رہتی ہی آیا اُس کام مین کچھہ فایدہ

کچھہ فایدہ حاصل ہو یا نہین — وہیل کے پکڑنے مین جو ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہی ملاحون کو بجاے اُجرت مقررہ کے مزدوری بموجب اندازہ فایدہ کے ملتی ہی اور نظر برین اُجرت مذکور یعنے وہ چیز جو انکو بعوض اُنکی محنت کے ملتی ہی بموجب فتحیابی یا ناکامی انکی سفر کی کم و بیش ہوتی ہی —

وضع دوم

وہ ہی جسمین محنتی اپنی اوپر جوکہون اوٹھاتا ہی اور خود تمام فایدہ لیتا ہی اور سرمایہ دوسرے شخص سے اس اقرار پر قرض لیتا ہی کہ مین تجکو اوان مقررہ پر واسطے اسکے استعمال مین لانے کے کچھہ چیز ادا کرون گا — یہہ حال عموماً قرض لینے اور قرض دینے روپیہ کے مین ہوتا ہی — اگر زید ایک دکان خرید کر اسمین اسباب بھرے اور ایک اور شخص کو اسکی محافظت وغیرہ کے لئے اوپر اقرار دینے اُجرت مقررہ کے نوکر رکھے تو وہ وضع اول پر کارگر ہوگا — اگر زید عمر کو روپیہ قرض دیوے جسکے وسیلہ سے عمر اسباب اور دوکان خرید سکے اور خود جوکہون اُٹھاکر زید کو قرض مذکور کے واسطے سود دیوے تو زید وضع دوم پر چلے گا

اسمقام پر وضع دوم سے ہی بہت غرض ہی — اس صورت مین قرض لینے والا قرض دینے والی کی سرمایہ کو فقط اپنی ہی فایدہ کی لئی استعمال مین لاتا ہی اور یہہ فایدہ برابر ہوتا ہی فرق کے جو درمیان آسان محنت اور محنت مشتمل با عقل کی ہی — اگر وہ اس طور سے سرمایہ کو استعمال مین نہ لاتا تو صاحب سرمایہ خود اسکو کام مین لگاتا — نظر برین یہہ بات مناسب ہی کہ قرض لینے والا بعوض اُس فائدہ کی جو وہ حاصل کرتا ہی کچھہ اہل سرمایہ کو ادا کرے کیونکہ اسکی سرمایہ کے استعمال کرنے سے اُس نی سرمایہ والی کو فایدہ حاصل کرنے سے محروم رکھا ہی

سوالات

(۱) اُس فرق کو جو درمیان آسان محنت اور محنت مشکل یا عقل کے ہی بوسیلہ ایک مثال کے بیان کرو—

(۲) ایک مثال کی رو سے بیان کرو کہ کسطرح ایک آدمی بوسیلہ سرمایہ کے قابل بدلنے کے آسان محنت کو ساتھ محنت عقل اور علم طلب کے ہوتا ہی

(۳) اِس دعوے کو ثابت کرو کہ جسوقت کوئی آدمی روپیہ قرض لیتا ہی اسکا وقت اسکو ضرورت روپیہ کی نہیں ہوتی ہی بلکہ اور سرمایہ کی—

(۴) فرض کرو کہ ایک شہر مین لین دین قرض کا نہین ہی تو بتلاو کہ اُس جگہہ محنتی اور عقلمند لوگون کا جو محتاج ہین کیا حال ہوگا—

(۵) قرض کے لینے مین جیسا کہ یہان بیان ہوا ہی کسکو زیادہ فایدہ پہنچتا ہی آیا غریب کو یا دولتمند کو—

(۶) اس دعوی کو ثابت کرو کہ ایک اہل سرمایہ اُسی وجہ سے حقدار لینے فایدہ کا واسطے استعمال اُسکے اصل کے ہی جیسا کہ غریب آدمی واسطے اپنی محنت کے—

فصل دوم بیچ بیان اُن مختلف باتون کے جنسے سود کے بھاؤ مین کمی و بیشی واقع ہوتی ہی

ہمنے اب تک قصد اس بات کے بتلانے کا کیا ہی کہ واسطے استعمال لینے لانی اصل کے از روئے انصاف سود دینا چاہئے— لیکن یہہ بات دریافت ہوتی ہی کہ بھاؤ سود کا ایک ہی زمانہ نین مختلف ممالک مین اور ایک ہی ملک مین مختلف

مختلف ازمنہ مین مختلف ہوتا ہی — بلکہ ایک ہی ملک اور ایک ہی زمانہ مین
مختلف اقسام کے لین دین مین مختلف ہوتا ہی — اب ہم ان باتون کا
ذکر کرتے ہین جنکے سبب سے یہہ فرق ظہور مین آتے ہین — پہلے
سود کے بہاؤ مین بموجب زیادتی قابلیت قدر دینے کے سرمایہ مین فرق
واقع ہوگا جس حالت مین کہ ایک اہل اصل بوسیلہ استعمال اپنے
اصل کے فیصدی دس روپیہ سالیانہ حاصل کرسکتا ہی تو وہ بیشک اُس
اصل کی واسطے زیادہ سود لیویگا بہ نسبت کہ جب وہ کل پانچ روپیہ
سالیانہ فیصدی حاصل کرسکے — اور یہہ بھی عیان ہی کہ قرض لینے والا
بخوشی خاطر اول قسم کے اصل کے واسطے زیادہ سود دیویگا بہ نسبت کہ
دوسری قسم کے لئے — کیونکہ بوسیلہ اول قسم کے اصل کے وہ قابل حاصل
کرنے زیادہ فایدہ کا ہوگا — فرض کرین جسحالت مین کہ زمین سستی اور زرخیز
بھی ہوتی ہی تب سود زیادہ ہوتا ہی کیونکہ بسبب صرف کرنے اصل اور محنت
کے اُسمین فواید کثیر حاصل ہوتے ہین — یہی دلیل اور حالتون کے واسطے
بھی ہی — اگر پیشہ دستکاری مین بہت فایدہ حاصل ہوتا ہو اور اصل باافراط
نہو تو لوگ برضا اور رغبت بہت سود واسطے اُسکے استعمال کے ادا
کرینگے کیونکہ باوجود ادا کرنے بھاری سود کے وہ قابل حاصل کرنے بڑے
فایدہ کے ہووینگے — یہانسے ثابت ہوتا ہی کہ عموماً جبکہ اصل سے بہت فایدہ
ملتا ہی تب سود کا بہاؤ تیز ہوتا ہی اور اگر اسکی خلاف ہوتا ہی تو اُسکا
بہاؤ مندا ہوتا ہی سود کی بہاؤ مین بھی جیسا کہ اور حالتون
مین ہوتا ہی بموجب اندازہ کی جو آمدنی اور صرف اور بار رسد اور خرچ مین ہی

نہین واقع ہوتی ہی — چونکہ لوگ بدون استعمال اصل کے بڑا فایدہ نہین اوٹھا سکتے
وہ اپنے اصل کے واسطے اتنا سود دینگے جتنا کہ ضرور ہی بشرطیکہ بعد محسوب
کرنے جمیع مصارف کے انکو اتنا فایدہ حاصل ہو جتنے انکی محنت کے واسطے
عوض کافی ملجاوے — نظر برین ایا اصل مین قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو
یا کم اصل کے مقدار سے سود کے بہاؤ مین کمی بیشی آوے گی کیونکہ جب
مقدار اصل کی کم ہوتی ہی تو قرض لینے والون مین بحث ہوتی ہی اور اہل
سرمایہ کو زیادہ سود دیتے ہین اسحالت مین بہاؤ سود کا تیز ہو جاتا ہی
— خلاف اسکے جب مقدار اصل کی زیادہ ہوتی ہی تب قرض دینے والے
آپسمین بحث کرتے ہین اور سود کا بہاؤ مندا پڑ جاتا ہی یعنے قرض دینے
والون کو سود تہوڑا ملتا ہی — بواعث مفصلہ ذیل بہاؤ سود کا
بہت تیز کر دیتے ہین جیسا کہ نئے بسے ہوئے ممالک مین ہمیشہ دیکہنے مین
آتا ہی — وہان زمین سستی اور بہت ہی زرخیز ہوتی ہی — محنت کے واسطے
بہی بہت اُجرت ملتی ہی کیونکہ اسکی کمال احتیاج ہوتی ہی اور ایسی حالت
یعنی اصل تہوڑی سی ہوتی ہی اور احتیاج اسکی علی التواتر — جیسا کہ ایک
ملک کے بسنے کی بعد بہت سا عرصہ گذرتا ہی تب یہہ باتین مبدل جاتی
ہین اور بہاؤ روپیہ کے سود کا رفتہ رفتہ مندا ہوتا جاتا ہی —

دوسرے ایک اور باعث جسسے سود کے بہاؤ مین فرق واقع
ہوتا ہی مشتمل ہی اوپر جوکہون کی جو اُس پیشہ مین جسکے اندر اصل
صرف کیجاتی ہی ہوتی ہی — جو کچہہ ہمنی اب تک بیان کیا ہی اُسمین
صرف سود اصل کا واسطے اُسکے مستعمل کرنے کے کسی اور چیز کا ذکر نہین

نہین کیا ہی اور اب تک یہہ فرض کیا ہی کہ قرض لینے والا اہل سرمایہ کو اسکے اصل یا اسکی قیمت بلاشک واپس کر دیگا — لیکن یہہ ہمیشہ نہین ہوتا — جبکہ ایک آدمی اپنے مال سے دست بردار ہوکر اُسے دوسرے کے سپرد کر دیتا ہی تو اسمین یہہ گمان ہوتا ہی کہ شاید وہ پھر واپس نکیا جاوے — اب از روی انصاف چاہیئے کہ واسطے اس جوکہون کی اُس سُود سے جو واسطے استعمال اصل کے ادا کیا جاتا ہی کچھہ زیادہ اہل سرمایہ کو ملے — مثلاً فرض کرو کہ ایک حالت مین بطور عوض استعمال مین لانے اصل کے اُس قرض کے واسطے کہ اسمین ایک کچھہ جوکہون نہین ہی پانچ روپیہ سیکڑہ ملتا ہی اور اگر ایک اور حالت مین اتنی جوکہون ہووے کہ اُسمین خوف ڈوب جانے دو روپیہ کا سو روپیہ مین ہووے تو یہہ دو روپیہ سیکڑہ علاوہ پانچ روپیہ فیصدی کے جو واسطے استعمال اصل کے دی جاتی ہین دینے چاہئین یعنے سُود فی سیکڑہ سات روپیہ دینا چاہیئے — اور اگر واسطے استعمال کرنے زر کے تو سُود پانچ روپیہ سیکڑہ ہی ہو مگر احتمال ڈوب جانے دس روپیہ فی سیکڑہ کا ہو تو اس حال مین سُود پندرہ روپیہ ہونے چاہیئن اور علی ہذا القیاس — یہہ جوکہون بہت سی باتون پر موقوف ہوسکتی ہی — اوّل اوپر وضع پیشہ کے جسمین اصل استعمال کیجاتی ہی — جوکہون ڈوب جانے اُس روپیہ کے زیادہ ہی جو واسطے تعمیر لکڑی کے مکان کی دیا جاوے بہ نسبت کہ جو واسطے بنانے ایک مکان خشت اور ریختہ کے — اور علی ہذا القیاس زیادہ احتمال اُس روپیہ کے ڈوب جانے کا ہی جو واسطے تیاری بارود کے قرض دیا جاوے — جس حال مین حفاظت روپیہ مقروضہ کی منحصر ہو اوپر حفاظت اُس اسباب کے

جو اُس سے خرید کیا جاوے تو کم یا زیادہ ہونا جونکہون کا منحصر ہوگا اوپر صفات
اسباب کے اور اُن تبدیلیون کے جو اسپر گذر سکتے ہین دوم اوپر چلن اور نیکی
قرض لینے والے کی — لوگون کی اخلاق اور نیت اور قوار مُدرکہ اور عقل
مختلف ہوتے ہین — بعض باوجود ہونے دیانتدار اور نیک نیت بہ سبب
ضعیف ہونے عقل کے ایفائے وعدہ نہین کرسکتے اور بعضے باوجود
ہونے عقل اور تمیز کے بسبب نہونے کے نیک نیت اقرار پورا نہین کرسکتے
اور جسقدر کہ قرض لینے والے مین یہہ نقصان ہون گے اتنی ہی جونکہون
روپیہ کی زیادہ ہوجاوے گی — ہر شخص یہہ امر جانتا ہی کہ اگر وہ کسی
عاقل کو پانچ روپیہ سیکڑہ سُود پر قرض دیوے تو وہ زیادہ فایدہ مین ہی
بہ نسبت اسکے کہ وہ اُسے کسی جھوٹی اور فریبی اور کھوٹے دل والے کو دیکر
اپنی روپیہ کو ناحق خطر مین ڈالے — سوم اوپر طرز عملداری کے —
جب کوئی عملداری مستقل ہوجاتی ہی اور انصاف بدیانت اور بغیر رُو رعایت
کے کیا جاتا ہی یعنے ہر آدمی یہہ جانتا ہی کہ سرکار میرے حقوق کو بہر نوع
کوشش کرکے صحیح رکہی گی اور مجہے دست ظلم سے رہا کرے گی تب جونکہون
کم ہوجاتی ہی — مگر جب اسکے خلاف حال ہوتا ہی یعنے ہر آدمی یہہ جانتا ہی کہ
فقط برحق ہونے اسکے مقدمہ کا کام نہین چلتا تب جونکہون زیادہ ہوگی
اور بہاؤ سُود کا بیشک تیز ہوجاوے گا — یہہ سبب منجلہ اُن باعثون کے
تہا جسکے سبب سے فرنگستان مین بیچ عہد حکومت امیرون کے جب ظلم صریح
ہوتا تہا بہاؤ سُود کا زیادہ ہوگیا تہا — اسمقام سے یہہ بات عموماً معلوم
ہوتی ہی کہ ایک ہی ملک اور ایک ہی وقت مین باوجود یکسان ہونے

ہونے اُس زر کے جو واسطے استعمال مین لانے اصل کے ادا کرنا پڑتا ہی
سُود روپیہ کا مختلف کامون اور پیشون مین بسبب اختلاف جوکہون کے
جو اُنمین ہونگے کم وبیش ہوگا اگر جوکہون زیادہ ہوگی تو سُود بہی زیادہ
ہوگا اور اگر روپیہ کے ڈوب جانے کا کم خوف ہوگا تو سُود بہی مندا
ہوگا بہاؤ سُود کا بموجب باموقع یا بے موقع ہونے اُس
کار کے جسمین اصل مستعمل ہوتی ہی مختلف ہوگا — جب کوئی اپنا روپیہ قرض دیتا
ہی تو وہ نہین جانتا کہ اُسے کب اسکی احتیاج ہوگی یا وہ اسکو کب تک
اُس کام مین لگا رہنا چاہے گا — وہ شخص جو قرض دیتا ہی یہہ جانتا ہی کہ
مجکو سُود اور فارغ معہود پر ملیگا کیونکہ وہ صرف اسکے وعدہ پر ملنے سے
تدبیر اور اُسکے اپنے قرض کے نکر سکتا ہی — ان سب باتون کو قرض دینے
والا پہلے خوب سوچکر سمجھ لیتا ہی — وہ اپنے مال کو اُس حالت مین کم سُود پر
قرض دیگا جب اسکو اطمینان ہو کہ جب تک وہ چاہے اُسے سُود مین دے
اور جب چاہے جب اُسے واپس لیلیوے اور کہ اُسی ایام مقررہ پر سُود
ملے جاویگا خلاف اسکے جب وہ جانتا ہی کہ بدون اتنی مدت گذرے اُسے
اسکا زر واپس نہین ملیگا یا وہ ایسے وقت مین واپس کر دیا جاونیگا جب اسکی
مرضی نہوگی یا اسکو سُود ایام مقررہ پر نہین ملیگا وہ بیشک زیادہ سُود طلب
کریگا — ہر سُود بیاض کی لین دین مین اُن باتون مفصلہ ذیل کا لحاظ رکہا جاتا
ہی اور وہ ہر روز دیکہنے مین آتے ہین اول وہ فرق جو بیچ مختلف اوقات کے
فایدہ مین جو استعمال مین لانے اصل سے حاصل ہوتا ہی ظہور مین آتا ہی — فواید
مین جو اصل کی استعمال کرنے سے حاصل ہوتی ہین ہمیشہ بموجب کامیابی کامون

کے جو اختیار کیے جاتے ہین اور بسبب او رباعثون کی فرق آتا رہتا ہی — دوم بہاؤ سُود کا موجب جو نکہون کی جو کامون مین ہوتی ہی مختلف ہوتا ہی اور اس جوکہون مین بہی اختلاف واقع ہوتے ہین — سوم سُود کے بہاؤ مین بموجب باموقع یا بموقع ہونے پیشہ یا کاروبار کے جسمین اصل لگائی جاتی ہی اختلاف آتا ہی — بہانسے دقت اور خرابی مقرر کرنے ایک بہاؤ سُود کے جسکے بموجب سارے قرض دئے جاوین معلوم ہوتی ہی — اس فصل کے ختم کرنے سے پہلے بیان کرنا چند باتون کا درباب راس المال کے مناسب اور مفید معلوم ہوتا ہی — فرض کرو ہمارے تئین بنانا ایک کوٹھی صرافہ یا سڑک آہنی کا منظور ہی — وہ جمع جو اس کام مین ہمین لگانی منظور ہوتی ہی اُسی کیٔے حصون مین تقسیم کرتے ہین فرض کرو ہر حصہ سو روپیہ کا ہی — جس کسیکو خواہش شراکت کی ہوتی ہی وہ جتنے حصے چاہتا ہی خرید لیتا ہی جب وہ اپنے حصون کا زر ادا کر دیتا ہی تو اسکو ایک سند شراکت کی ملجاتی ہی اور باستعانت اسکے وہ حقدار جمیع حقوق کا جو واسطے حصہ دارون کے ہوتی ہین ہوتا ہی — منجملہ حقوق مذکور الصدر کے بزرگ ترین یہہ ہی کہ حصہ دار مستحق پانے حصہ نفع کا جو کاروبار سے جسمین روپیہ لگایا جاتا ہی حاصل ہوتا ہی ہوجاتا ہی — زر ہر حصہ اصل روپیہ کا راس المال کہلاتا ہی اور وہ ہر وقت جب منظور ہو ایک کے ذمہ سے دوسرے کے نام پر نقل ہوسکتا ہی — اور حصہ دار گو وہ کوئی شخص ہو اون منفرد پر فایدہ ملتا ہی ان راس المال کا مول گہتا بڑہتا رہتا ہی جیسا کہ سُود کے بہاؤ مین جو کاروبار سے حاصل ہوتا ہی فرق آتا جاتا ہی — اگر ایک

ایک حصہ کے واسطے جو ہزار روپیہ کو خرید کیا گیا ہو مناسب سود ملا جاوے
تو وہ ہزار ہی روپیہ کو فروخت ہو جاوے گا اور اسحال مین اسکا بہاو برابر
رہتا ہی اور اگر اسکے واسطے بازار کے بہاؤ سے دو چند سود ملے تو وہ دو ہزار
کو فروخت ہووے گا اور اسحال مین اسمین باڈا ہووے گا اور اگر اسکے
لئے بازار کے بہاؤ سے نصف سود ملے تو وہ پانسو کو فروخت ہوگا اور اس
وقت اسکو بٹا ہوگا — اور ایسا ہی اور صورتون مین بہی ہوتا ہی حصون سے
مول مین بہی جیسا کہ اور قسم کے بنج مین ہوتا ہی بموجب اندازہ جوکہون اور خوف
نقصان کے فرق آتا ہی — اگر کسی راس المال کے واسطے زیادہ سود ملتا
ہو مگر احتمال اسکے دوب جانے کا ہووے تو وہ بہ نسبت اس راس المال کے
جو تہوڑا سود دیتا ہی مگر اسکے ضایع ہوجانے کا خوف نہین کمتی قیمت کو فروخت
ہووے گا — مثلا بیمہ اور دخانی کشتیون کے کمپنی کی حصون کے واسطے
بہت بڑا سود ملتا ہی لیکن بوقت انکی فروخت ہونے کے انکی واسطے اتنی
قیمت نہین ملتی ہی جتنی کی کہ وہ ہوتی ہین یعنے اسکے عوض مین تہوڑا روپیہ
ملتا ہی اور اسکی یہہ وجہ ہی کہ ان کامون مین احتمال نقصان کا زیادہ ہوتا ہی
— برخلاف اسکے وہ حصے جنسے بالفعل تہوڑا سود ہات آتا ہی مگر امید
ہوتی ہی کہ آیندہ کو انسے بہت فایدہ حاصل ہوگا زیادہ قیمت کو فروخت
ہون گے — ان باتون کی لحاظ سے قیمت راس المال کی قرار پاتی ہی اور
مدام بڑے شہرون مین حصے بکتے رہتے ہین اور انکی قیمت مین بموجب احتمال
نقصان اور امید فایدہ کی افراط تفریط ہوتے رہتی ہی —

سوالات

سوالات

(۱) اس امکا کیا وجہ ہی کہ سود روپیہ کا ولایت امریکا مین نسبت ولایت فرنگستان کے گران ہی۔

(۲) تمام وجوہات جو تمہین معلوم ہین اور جنکے سبب سے تمہاری دانست مین یہہ اختلاف واقع ہوتا ہی بیان کرو۔

(۳) مذکور ہی کہ اہل ای تہنز بہ* اس روپیہ پر جو واسطے کار و بار تجارت کے غیر ملکون سے قرض دیا جاتا تہا پانچ گونہ زیادہ سود بہ نسبت سود اس روپیہ کے جو واسطے تردد کرنے زمین کے دیا جاتا تہا لگاتے تہے تم بیان کرو کہ اسکی کیا وجہ تہی یعنے وقوع مین آنا اس فرق کا کس بات پر منحصر ہی۔

(۴) کیا ایک نیک بخت اور دیانت دار ادمی کو بوقت قرض لینے کے اسکی نیک نامی ہونے سے کچہہ فایدہ ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی تو اسے معہ دلیل بیان کرو۔

(۵) قرض لینے والے کو انصاف کی دیانت دار عدالت کے مقرر ہونے مین کیا نفع ہی۔

(۶) بہ سبب انقلاب عملداری اور تنازع ملک کے بہاو مین روپیہ کے سود کے کیا فرق ہوتا ہی۔

(۷) اس تنازع اور انقلاب سے غریبون کو زیادہ نقصان ہوتا ہی یا امیرون کو

(۸) کیا وجہ ہی کہ سرکار کتنی سود پر روپیہ قرض لے سکتی ہی۔

(۹) کیون ایک ادمی اپنے سرمایہ کو تہوڑا سود لیکے کسی کوٹہی مین رکہنا پسند کرتا ہی اور کیون وہ اب بنج بیوپار مین لگا کر بہت سود نہین لیتا ہی

(۱۰) کسو اسیطے ہمکو گروی رکہہ کر قرض لینے مین تہوڑا سود دینا پڑتا ہی بہ نسبت

---

* ای تہنز

نسبت کہ جب فقط نمک پر لیتے ہین —

(۱۱) فرض کرو کہ ایک حصہ کسی شراکت کا پچیس روپیہ فی سیکڑہ گھاٹے کو فروخت ہوا اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا وجہ ہی جنکے سبب یہہ خسارہ واقع ہوا —

(۱۲) اگرچہ زمانہ حال مین ایک راس المال کے واسطے تھوڑا سود ملتا ہو مگر ہم کہتے ہین ممکن ہی کہ وہ بادھے سے فروخت ہووے لیکن یہی سوال کیا جاتا ہی کہ وہ کونسے باعث ہین جنکے سبب سے یہہ امر واقع ہوسکتا ہی

(۱۳) فرض کرو تمہارے پاس ایک لاکھ روپیہ ہی جسکو تم حصے خریدنے مین صرف کیا چاہتے ہو اب تم کن باتون پر غور کرکے یہہ کام کروگے یعنے اُسے کن کامون مین کن چیزون کا لحاظ کرکے لگاؤنگے —

(۱۴) کیا جن حصون مین بہت نفع ہوتا ہی وہ اکثر آدمی لینا چاہتے ہین اور اگر چاہتے ہین تو کیا وجہ ہی اور اگر نہین چاہتے تو اسکا کیا باعث ہی —

۱۵ اکس حال مین حصے شراکت کے برابر کو فروخت ہوتے ہین اور کب انکو بادھا ملتا ہی

۱۶ اکس صورت مین ایک حصہ شراکت کا بٹے سے فروخت ہوتا ہی —

۱۷ بیمہ کی شراکت کی حصے اگرچہ انکی واسطے بہت نفع ملتا ہی بوقت فروخت کے کیون نقصان سے فروخت ہوتے ہین —

باب سوم

درباب قیمت زمین اور رنیٹ× کے

فصل گذشتہ مین بیان ہوا ہی کہ بازار مین قیمت کسی راس المال کے بموجب سالانہ سود کے جو اُس سے حاصل ہوتا ہی اُٹہے گی ۔ مثلا ایک راس المال کسی قیمت کو خرید کیا گیا ہو لیکن اگر اسکے واسطے چہہ روپیہ سالانہ سود ملے اور بازار مین فی سیکڑہ چہہ روپیہ سود کا بہاؤ ہو تو وہ راس المال سو روپیہ کا سود دیتا ہی اور اسیلیٔ وہ سو روپیہ کو فروخت ہووے گا ۔ اگر راس المال سے بارہ روپیہ سالانہ سود حاصل ہو تو وہ دو سو کو فروخت ہوگا اور علی ہذا القیاس اور صورتون مین ہی بیان بالا درباب رنیٹ زمین کے بہی صادق آتا ہی ۔ اگر ایک بیگہ زمین کے محاصل مین سے بعد وضع کرنے خرچ کشتکاری اور نقل کرنے کے ناج کو کہیت سے مقام منڈی مین چہہ روپیہ بچ رہین اور سود فی سیکڑہ چہہ روپیہ ہو تو وہ قطعہ زمین کا سو روپیہ کو فروخت ہوگا ۔ اگر بحث مذکورہ بالا زیادہ ہوگی تو وہ زیادہ قیمت کو فروخت ہوگا اور اگر کم تو کم کو ۔ یہہ حال ہر دو زمین یعنے کشتکاری اور سکونت کا ہوتا ہی ۔ یہہ اصل جو بیان ہوئی ہی عامہ ہی اور اسکی بموجب رنیٹ زمین کا قرار پاتا ہی ۔ لیکن یہان یہہ بات یاد رکہنی چاہیٔے کہ بہت پیداوار ہونا زمین کا منحصر ہی اوپر دو باتون کی یعنی اول ذاتی زرخیزی زمین کی اور دوم اوپر اسکی مقام کے ۔

اوّل زرخیزی سب کو یہہ امر معلوم ہی کہ زمینین مدارج مختلفہ زرخیزی کی رکہتے ہین ایک مقام مین

× رنیٹ Rent.

من نسبت دوسرے کی ایک بیگہ زمین مین ایک ہی قسم کی ترددسے دوگنا بلکہ تگنا ناج پیدا ہوتا ہی — بعض قطعات زمین مین ہر سال کھات ڈالنے کی احتیاج ہوتی ہی بعض سالہائے سال مین بھی کبھی اسکی محتاج نہین ہوتے — اب چونکہ ایک قسم کی زمین مین بہ نسبت دوسری قسم کی تگنا ناج پیدا ہوتا ہی تو یہہ بات قریب الفہم معلوم ہوتی ہی کہ اوّل قسم کی زمین نسبت دوسری قسم کے تگنے مول کو فروخت ہووے

دوم مقام پیداوار پیدائش

زمین کی تراوَر جسامت مین بڑی ہوتی ہین اور اسی لئی انکو انکی مقام پیدائش سے بازار تک لیجانے مین بہت خرچ پڑتا ہی علاوہ اسکی مقام پیدائش ہی انکی بہت کم خرچ ہوتا ہی بعضے کھیت پر خرچ گیہون اور اور ناج کا نہین ہوتا ہی اسلئی انکو مقام فروخت پر لیجانا ضرور ہوتا ہی — مگر جب ناج بازار مین لایا جاتا ہی تو اسکی واسطے مول فقط بموجب اسکی صفات کے ملتا ہی جیتے اسوقت یہہ لحاظ نہین کیا جاتا کہ وہ کتنی دور سے لایا گیا ہی — خریدار فقط یہہ دیکھتا ہی کہ وہ جنس مین کیا ہی — اسحال مین خرچ باربرداری اور نقل کرنے ناج وغیرہ کا مقام پیدائش سے مقام فروخت تک منافع کسان مین سے محسوب ہوگا اور اسی سبب سے جسقدر یہہ خرچ ہوگا اُسی نسبت سے کسان کے زمین کا مول گھٹ جائیگا — مثلاً فرض کرو کہ قرب مین مقام بکری کے ایک کھیت مین فی بیگہ بیس من ناج پیدا ہوتا ہی اور ایک دوسرے کھیت مین جو فروختگاہ سے دوسو کوس کی فاصلہ پر ہی فی بیگہ چالیس من پیدا ہوتا ہی — اب اگر مول نصف پیداواری پچھلی کھیت کا ناج کو بازار تک لیجانے مین خرچ ہو تو ظاہر ہی کہ قیمت دونون کھیتون کی برابر ہی کیونکہ جتنا فایدہ پچھلی کھیت کے زرخیز ہونے مین تھا

اُسی قدر نقصان اونکی مقام فروخت سے دور ہونے مین ہی یعنے نقصان اور
فایدہ ملکر دونون کہیتون کی قیمت برابر کردیتے ہین یہانسی معلوم
ہوتا ہی کہ وجود ہونے اچہی لوہی کی سرکون اور قابل کشتی چلنے کی نہرون اور
اور وسایل سے جنکی وساطت سے آمدورفت درمیان اضلاع اندرونی کسی
ملک کے آسان ہوجاتی ہی اور خرچ نقل کرنے اسباب کا گہٹ جاتا ہی کتنا کچہہ
فایدہ ملک کو ہوتا ہی — انکی وسیلہ سے نقصان دور ہونے کہیت کا مقام فروخت
سے بہت کم ہوجاتا ہی — اُصول مذکورالصدر مدنظر رکہنے سے
بآسانی وہ طریقہ معلوم ہوجاوے گا جسکے بموجب کسی ملک مین رنٹ قرار پاتا ہی —
جب کوئی ضلع نیا بسایا جاوے یعنے وہان اول دفعہ کشتکاری شروع کی جاوے
تو وہان مفت کو زمین جوتنے بونے کے لئے ملنے لگے گی ایسے وقت مین جو چاہے
اپنے لئے اچہے سے اچہا قطعہ زمین کا پسند کرے اور ایسی حالت مین سب سے
پہلی وہ قطعات زمین کی جو نہایت زرخیز ہونگی اور جو موقع کی مقام پر واقع
ہونگی تردد مین آوین گی اور اُنکے ذرا بہی رنٹ نہین حاصل ہووے گا کیونکہ
وہ ہرکسی کو مفت کو ملنے لگین گے — لیکن جب ساری اول قسم کی زمین تردد
مین آجاوے گی اور لوگ اُسپر متصرف ہوجاوین گے تو زیادہ زمین کی احتیاج
ہوگی اور وہ زمین جو اول قسم کی زمین سے درجہ دوم مین زرخیز ہوگی کشتکاری
مین لائی جاوی گی اور بعد تردد مین آجانے اس قسم کے زمین کی اول قسم سے
رنٹ حاصل ہوگا اور اسی لئی اُسکا مول یا قیمت ہوجاوے گی — فرض کرو
کہ اول قسم کی زمین پر فی بیگہ پچاس من اناج پیدا ہوتا ہی اور قسم ثانی پر فقط
چالیس من ناج اب یہہ ممکن ہی کہ اگر کسان زمیندار سے کوئی قطعہ اول قسم کا

کا باقرار اداکرنے فی بیگہ دس من رنٹ کے یا ایک کہیت قسم ثانی کا بدون ادا کرنے ایک حصہ کے لیوے — جب ساری زمین قسم ثانی کی کشتکاری مین آجاوے گی تو تیسری قسم کی بسبب ضرورت کے تردد مین لائی جاویگی بفور واقع ہونے اس امر کے دوسری قسم کی زمین کی بہی قیمت ہو جاوے گی اور اُسّے رنٹ حاصل ہونے لگے گا — اسی اثنا مین مول اور رنٹ قسم اُولی کا نسبت سابق کی دوگنا ہو جاوے گا اس طریق پر درجہ بدرجہ مول اور رنٹ زمینون مختلف درجہ کی زرخیزی کی زیادہ ہوتی جائیگی جب تک ساری زمین لایق زراعت کی کشتکاری اور تردد مین آجاوے گی —

چونکہ ایسے مقام جہان پیداواری زراعت کی اگر جمع ہو اور سب ملک آسے خرید سکین اکثر سواحل بحور ہوتے ہین تو شاید یہہ خیال کیا جاوے کہ جون جون کنارے سے طرف قلب ملک کے آتے جاوین وہین مول زمین کا گہٹتا جاوے یہان تک کہ بسبب بہت دور ہو جانے کے مقام فروخت سے قیمت زمین کی کچہہ بہی نرہے — یہہ امر واقع ہوتا اگر اور بواعث اور موانع نہوتے منجملہ انکی چند یہہ ہین

پہلا جون جون ہم کنارے سے طرف قلب ملک کے آتے ہین وہین زیادہ زرخیز زمین آتی جاتی ہی اور اسی وجہ سے نقصان دور ہونے زمین کا منڈی سے رفع ہو جاتا ہی

دوسرا جسقدر ملک مین روز بروز علم کا چرچا ہوتا جاتا ہی اور آدمی ہوشیار ہونے لگتے ہین اسیقدر وسایل آسان کر دینے آمد و رفت کے اضلاع اندرونی مین بہتر اور زیادہ ہو جاتی ہین اور نقصان جو بسبب دور ہونی کی مقام منڈی سے ہوتا ہی رفع ہو جاتا ہی

تیسرا جب ملک مین بند و بست ہو جاتا ہی اور آبادی ہونی لگتی ہی تو گاؤ اور

شہر اضلاع اندرونی مین بن جاتے ہین اور اس سبب سے کسان کے واسطے مقام فروخت قریب ہو جاتا ہی اسکو بسبب قریب آ جانے مقام فروخت کے اسیقدر فایدہ ہوتا ہی جسقدر کہ اسکی زمین کو قریب فروخت گاہ کے لیجانے مین متصور رہی۔

چوتھا بعض اوقات فنون مین ایسی بات ایجاد ہو جاتی ہی جسّے وہ اسباب جن پر بہتر ہو جانا ملک کا موقوف ہوتا ہی مہیّا ہو جاتی ہین — یہہ امر آب مسیسپی× اور اور دریاؤن مین جو اسمین گرتے ہین بسبب جہاز رانی بوسیلہ دُخان کے واقع ہوا — اس دُخان کے استعمال مین آنی سے تمام شہر جو آب مذکور العہد پر واقع ہین گویا سمندر اٹلنٹک کی قریب ہو گئے اور گویا سواحل بحر پر ہی ہو گئی — علاوہ ان باتون کی جن پر قیمت زمین کی موقوف ہی بعضے اور باتون کا بیان کیا جاویگا جنکا جاننا خالی از فایدہ نہین — اکثر پایا جاتا ہی کہ انسان اشیاء خوبصورت سے رغبت رکہتا ہی اور صفات عقلی اور خلقی کو پسند کرتا ہی اور بوقت پسند کرنے مقام سکونت کے ان باتون کا لحاظ رکہتا ہی — یہی وجہ ہی کہ وہ زمین جو تکلف سے آراستہ اور پیراستہ ہوگی خواہ وہ قصبہ مین ہو یا شہر مین بہ نسبت اُس زمین کے جسمین یہہ صفات نہین زیادہ مُول کو بکیگی — اسمین کہیت یا حویلی کی جسکے گرد نواح مین زمین بہت تردد مین لائی گئی ہوگی اور سرسبز اور شاداب ہوگی اور جہان کے ساکنین نیک بخت اور خوش اخلاق اور فیاض ہونگی زیادہ خریدار ہونگی اور اسکالیئی وہ بہ نسبت اُس زمین کی جو زرخیزی مین تو اول قسم کی ہی برابر ہو مگر جسکے ساکنین بد اور جاہل اور کینہ خواہ اور جنگ جو ہونگی زیادہ مول کو فروخت ہوگی — اسمقام سے دریافت ہوتا ہی کہ اگر آدمی فقط اپنا ہی فایدہ

× مسیسپی Mississippi اٹلنٹک تک Atlantic

فائدہ دہوندے تو اُسے لازم ہی کہ وہ اپنی زمین کو آراستہ کرے اور اپنی اولاد کو
ایسی تربیت دے جسے انکی عقل بڑہے اور اخلاق درست ہوں۔
زمین ہمیشہ کاشتکاری کی لئی نہیں مستعمل ہوتی ہی وہ شہروں اور گاؤں مین
واسطے تعمیر مکانات اور منی زن اور گوودام وغیرہ کے کام مین آتی ہی اور ایسا
صورت مین اسکی زرخیزی کسی کام کی نہین یہان فقط اسکی مقام سے غرض ہی
اور اسی لئی اسکی قیمت اسکی اچہی یا بُرے مقام کے ہونے پر موقوف ہوگی۔
اُن مکانات سے جو ایسے مقامون پر واقع ہونگے جہان گرم بازاری لین دین کے
ہوگی زیادہ رنٹ ہات لگیگا اور جون جون زمین ایسے مقامون سے دور
ہوتی جائیگی اُتنے کم رنٹ حاصل ہوگا اور آخر کار بہت بعید ہو جانے کے سبب
زمین فقط حویلیاں بنانے کے لائق رہجائیگی اور یہہ پچہلی زمینین بہی مول مین
گہٹتی جاوینگی اور یہان تک نوبت پونہچے گی کہ انکا مقام بازار سے اتنا دور
ہو جاویگا کہ وہ محض بیکار ہو جاوینگی اور وہان مکانات کی تعمیر کرنے سے کچہہ
حصول نہوگا اور اسحال مین ان زمینون مین باغات لگانے سے فائدہ ملیگا۔
اس صورت مین پہر لحاظ زرخیزی کا کیا جاویگا۔ ایک شہر کے قرب و جوار کے
زمین مین اکثر پایا جاتا ہی کہ وہ لوگ بستی ہین جو شہر کے واسطے دودہ اور ترکاری
وغیرہ بہم انجام کرتے ہین اور اُس زمین مین جو اسمقام سے تہوڑی دور ہوگی
بڑہکر ہوتی ہی کاشتکاری ہوا کرتی ہی اور وہ داخل زمین زراعت کے ہو جاتی ہی
ہم نے یہان تک وہ عام اصول بیان کئے ہین جنکی بموجب فائدہ کسی کام کا اسکے
کرنے والون مین بانٹا جاتا ہی لیکن اب اس فصل کو ایک مثال دیکر جسمین دکہایا
جاویگا کہ یہہ اُصول خاص صورتون مین کیونکر عمل کرتے ہین ختم کرینگے۔

مثال تقسیم کی

مثال کے واسطے ہم ایک روٹی لیتے ہین — کسان ناج پیدا کرنے کے واسطے زمین کو
استعمال مین لاتا ہی وہ زمین کو جوتتا ہی اور بیج بوتا ہی اور پہر ناج کاٹتا ہی اور
اُسے کوڑے سے صاف کرکے چکّی والے کے ہات بیچ ڈالتا ہی اور جو مول
کہ اُسے ملتا ہی اُسسے زر اخراجات مفصلۂ ذیل کا ادا ہوتا ہی اوّل محنتانہ اسکی
محنت کا دوم محنتانہ اُسکے مزدورون کا سوم مول کہات کا چہارم رینٹ
زمین کا پنجم سُود سرمایہ کا جو کشتکاری مین صرف ہوا ہی — اگر زمین اُسکی ملک
سے ہوتی ہی تو اُسے رینٹ ملتا ہی اور اگر وہ کسی اور کی ہوتی ہی تو وہ خود اپنی
محنت کا محنتانہ لیتا ہی اور مالک زمین کو رینٹ ادا کرتا ہی — آسیاکش
ناج مول لیتا ہی اور اسکو پیسواتا ہی اور آٹے کو تہیلون مین بہرکر فروخت
گاہ کو روانہ کرتا ہی اور میدہ والے یا پرچونئے کے ہات بیچ ڈالتا ہی اور جو
قیمت کہ اُسے وصول ہوتی ہی اُسسے عوض اُس روپیہ کا جو اُسنے کسان کو دیا
ہی ہو جاتا ہی اور وہ خرچ وصول ہوتا ہی جو اُسنے ناج کو پیسوانے اور فروخت
گاہ تک پہنچوانی مین اُٹہایا تہا ادا ہو جاتا ہی — یہہ مول اتنا ہونا چاہئے کہ اُسسے چکی والی
کی اُجرت ملجاوے اور اُسکے مزدورون کی پرورش کا خرچ ادا ہو اور چکی
کے ٹوٹنے اور باربرداری کا عوض ہو سکے — اور خرچ باربرداری کا جو
وہ دیتا ہی اتنا ہونا چاہئے کہ باربرداری والا آپ پرورش پا سکے اور خوراک
باربرداری کی حیوانون کے اور خرچ کشتی وغیرہ کا اُسسے محسوب ہو سکے اور
اُسی روپیہ کا سُود جو اُسنے اُس کام مین لگایا ہے ملجاوے — پرچونیا آٹے
کو مول لیکر اپنی کوٹھی مین رکھہ چھوڑتا ہی تاکہ گاہکون کے ہات فروخت
کر ڈالی اور وہ مستحق پانے اس قدر مول کا ہی کہ اُسسے خرچ دوکان کا اور

اور مزدوری اپنی محنت کے اور سود اپنی روپیہ کا اور وہ روپیہ جو اُسنے اسباب کشش کو دیا ہی وصول ہو جاوے۔ نان بائی پرچونی سے آٹا خریدتا ہی اور اسکی روٹی پکاتا ہی اور وہ روٹی کی اتنی قیمت لیتا ہی جتنے اسکو وہ زر جو اسنے پرچونی کو دیا ہی اور آٹے کو روٹی مین بدلنے مین خرچ کیا ہی اور کرایہ دوکان کا حاصل ہو جاوے۔ اب جب ہم ایک روٹی مول لیتے ہین تو ہم اُن سب مزدورون کی مزدوری دیتے ہین جنکی محنت سے وہ تیار ہوتی ہی اور ان سب کی اجرت روٹی کی قیمت مین سے بموجب ان اصول کے جو اوپر بیان ہو چکی ہین ادا کیجاتی ہی ہر قسم کے روپیہ کے لیئے جو صرف ہوتا ہی بموجب خوف نقصان اور امید فائدہ کے سود دیا جاتا ہی۔ اسی طور سے مختلف خرچ جو پیدا ہوئے کسی مفید جنس کا مختلف حصون مین منقسم ہو سکتا ہی۔

سوالات

(۱) فرض کرو کہ تم ایک نئی ملک مین زمین مول لینی چاہتے ہو اب اسکی خرید نے مین تم کن باتون کا لحاظ رکھوگے یعنے تم کسقسم اور کونسے موقع کی زمین پسند کروگے

(۲) اگر مقام زمین کا اچھا ہو تو کیا نقصان اسکی زرخیز نہونے کا دور ہو سکتا ہی

(۳) اور اگر زمین زرخیز ہو تو کیا عوض اُس نقصان کا جو اسکو موقع خوب نہونے سے عائد ہوتا ہی ہو سکتا ہی۔

(۴) کیا نقصان برے مقام پر ہونے زمین کا ممالک مختلفہ مین کسی صورت سے دور ہو گیا ہی اور اگر ہوا ہی تو کس طور سے۔

(۵) فرنگستان کے کن ملکون مین وسایل نقل کرنے اسباب کے ایک مقام سے دوسرے کو بہت آسان کر دیئے گئے ہین۔

(۶) وہ اصول بیان کرو جنکے بموجب رینٹ اور قیمت زمین کی نئی آباد کی ہوئے ملکون مین بڑہتے ہین —

(۷) وہ طور بیان کرو جسے دہقان موجب رفاہیت غربی ممالک امریکا شمالی کا ہوا ہے —

(۸) کیا ساکنین ایک گانو کی حق مین یہہ امر موجب فایدہ کا ہی یا نقصان کا کہ وہ تمام گلیون مین درخت لگاوین اور اُنکی تئین ایسی تکلیف سے آراستہ کرین کہ آدمی کا دل ان کی دیکھنے سے خوش ہو اپنے جواب کو بدلایل بیان کرو

(۹) فرض کرو کہ ہر سال ایک کسان سو روپیہ نقد زیادہ شدہار نے اور خوبصورت بنانے مین اپنے کہیت کے صرف کرتا ہی تم بتلاو کہ آیا یہہ خرچ مناسب اور بجا ہی یا نا مناسب اور بیجا —

(۱۰) اگر ساکنین ایک شہر کے اچہے مدرسہ مقرر کرین اور ایک بڑا اور اچہا کتب خانہ جمع کرین اور ہر طرح کے وسیلے تربیت اور حصول علم کے مہیا کرین تو یہہ بندوبست اور خرچ انکی حق مین موجب فائدہ کا ہوگا یا نقصان کا — اپنے جواب کو بدلایل بیان کرو —

(۱۱) اگر شہر والے اچہے وسایل درست کرنے اخلاق اور حاصل کرنی علم کے بہم کرین تو یہہ انکی حق مین موجب فائدہ کا ہی یا نقصان کا اور بیان کرو ان باتون کی ہونیسے زمین کی قیمت کم ہوجائے گی یا زیادہ

(۱۲) کسواسطے وہ زمین جو قلب شہر یا گانو مین واقع ہوتی ہی بہ نسبت اُس زمین کے جو شہر کے باہر ہوتی ہی زیادہ مول کو فروخت ہوتی ہی

(۱۳) یہہ بیان کرو کہ کتنے حصے ایک گز جہیٹ کی قیمت کی ہوتی ہین اور آیندہ اکو نیوالے

کرنے والے اُسّے کیونکر بہرہ ور ہوتے ہین۔

(۱۴) مطالب سوال بالا کا ایک جوڑی جوتی کی پیدایش مین بیان کرو۔

(۱۵) اوّل امریکا مین کیا چیز بنائی گئی ہی جسّے وسایل نقل کرنے اسباب کے آسان ہوگئے ہین۔

(۱۶) اور جن ملکون مین سے کہ وہ چیز جسکا ذکر سوال بالا مین ہی گذرتی ہی انکو اسکے ہونے سے کیا فوائد حاصل ہوئے ہین انکو بہ تصریح بیان کرو۔

(۱۷) اگر زمیندار روپیہ خرچ کرکے سرکین اچھی بنوا دین تو اسے انکو فائدہ ہوگا یا نقصان۔

حصہ چہارم

بیچ بیان خرچ کے

باب اوّل

درباب تعریف اور غرض خرچ کے

ابتک ہمنے بیان کیا ہی کہ کسطرح اشیاء رافع احتیاج پیدا ہوتے ہین اور کس طور سے وہ لوگ جو انہین پیدا کرتے ہین انکا آپسمین ابتدال کرتے ہین اور کیونکر حصہ فائدہ کا جو ہر ایک پیدا کرنے والے کو ملنا واجب ہی انمین منقسم ہوتا ہی یہہ سب کام ایک اور مطلب کے لئے کئی جاتی ہین — ہر ایک چیز جو قیمت رکھتی ہی واسطے استعمال کے بنائی جاتی ہی اور بعد از بالکل مستعمل ہونے کے وہ کسی کام کی نہین رہتیے — تمام امور مذکورہ بالا صرف واسطے خرچ کے کئی جاتی ہین اور سبب خرچ کی ہی انکی بار بار کرنے کی ضرورت پڑتی ہی — خرچ کا عمل برعکس پیدائش کے ہی — پیدائش اُس کام کا نام ہی جسسے ہم کسی چیز کو قدر دیتے ہین اور خرچ کے معنے ہین غارت کرنا اُس قدر کا جو بوسیلہ عمل اوّل کے حاصل ہوئی ہی — جب ہم لفظ غارت کرنے کا استعمال کرتے ہین تو اُسسے ہمارا یہہ مطلب نہین ہوتا کہ اصل فی نفسہ غارت ہو جاتی ہی لیکن یہہ کہ وہ صورت اصل کی مبتدل ہو جاتی ہی جسمین ایک خاص قدر تہی اور اسی لئے درحقیقت وہ خاص قدر اُسمین نہین رہتی مثلاً اگر ہم ایک لکڑی کا گٹھہ جلادین تو طاقت گرمی پیدا کرنی کی جو لکڑی مین تہی اُس عمل سے ہمیشہ کے واسطے غارت ہو جاتی ہی — اگر ایک روٹی کو کہاوین یا اُسے دریا مین ڈالین یا وہ اتفاقاً جل جاوے یا بسبب پہپوندی کے گڑ جاوے تو ان سب حالتون مین مفاد جو اُسسے

اُسسے نکلنا سب جاتا رہتا ہی اور ہم کہتے ہین کہ روٹی خرچ مین آئی — بیان مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہی کہ آیا دولت کچہہ فائدہ نکلا ہو یا نہین اسباب کے خرچ مین کچہہ فرق نہین آتا کیونکہ دونون حالتون مین مفاد بہ ... مین تہا جاتا رہتا ہی
یہہ ایک قاعدہ ہستی مین پایا جاتا ہی کہ ہم کسی ... کو بدون غارت کرنے دوسرے قدر کے پیدا نہین کرسکتے اگر کوئی شخص کسی درخت کو کاٹکر اُسکے تختے بنا دے تو وہ درخت ہونے کی قدر کو اُس سبب سے ... کے لئے غارت کردیتا ہی کیونکہ اب درخت مذکور سے مسافرون کو سایہ نہین پہونچ سکتا اور اُسسے سیاح کی طبیعت کو فرحت نہین ہو سکتی — اگر کوئی آدمی ایک گہوڑے کو حلال کرکر اُسکا گوشت کسی کام مین لادے تو اُس سے فائدہ باربرداری کا جو اُسسے حاصل ہوتا تہا ہمیشہ کے لئے جاتا رہتا ہی — اگر ہم ایک سیب کو کہا دین تو ہمیشہ کے واسطے اُس فائدہ کو جو اُسمین خوشبو کی ... سی اور ذی روح کا تہا غارت کردین گے — یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ خرچ عموماً گویا ایک قسم کا معاوضہ ہی جسمین ہم ایک طرح کی قدر کو واسطے پیدا کرنے کسی اور قدر یا رفع کرنے اپنی خواہش کی غارت کرتے ہین جس رفع کرنے خواہش کو بہ نسبت اُس قدر کے جو غارت کیجاتی ہی زیادہ سودمند اور مفید خیال کرتے ہین — خرچ کی کئی قسمین ہین **اوّل خرچ محنت** یا اصل کا — اگر کوئی شخص ایک روپیہ کی شیشم کی لکڑی خریدکے کسی نجّار سے ایک میز بنوادے اور اُسکو دو روپیہ محنتانہ دیوے تو وہ دو روپیہ کی قیمت اور ایک روپیہ کی اصل میز کی بنوائی مین خرچ کریگا — اگر بجائے نجّار سے بنوانے کی وہ میز کو اپنے محنت سے بنوادے تو وہ اتنی ہی اپنی محنت خرچ کریگا — چونکہ کسی آدمی کی خوراک صرف دونو حالتون مین آیا دہ محنت

کرے یا بیکار رہے یکسان ہوتا ہی اسلئے یہان ہی مین ایکدن کی صرف ہونیوالا
خرچ ہونا ایک دن کی محنت کا خیال کرنا چاہئے۔ لڑکون کو بر وقت خیال کرنے
اُس خوشی کی جو انہین تعطیلون سے حاصل ہوتی ہی یہہ یاد رکہنا چاہئے کہ وہ دمہ
جو انہین گذرنا ہی خرچ ہونا اُنکی محنت کا ہی۔ اور فوائد خرچ کے بموجب مفاد
اُس نتیجہ کے جو اُسسے نقلی اندازہ ہوسکتے ہین۔ دُوم خرچ جزی ہوتا ہی یا کُلی۔
کبہی کبہی یہہ ہوتا ہی کہ بر وقت غارت ہونی ایک قدر کسی شی کے ایک اور
زیادہ فائدہ کی قدر اسمین باقی رہتی ہی اگر ایک جوتا انڈیا ربر[+] کا بہت استعمال
مین اوسے تو وہ قابل پہننے کے نرہے گا پہر بہی اُسسے کپڑا بن سکتا ہی۔
ایک کپڑے کا اگرچہ بسبب استعمال کے پہٹ جاوے اور اُسکی قدر پوشاک
ہونے کی نرہے پہر بہی وہ نزدیک ایک کاغذی کے ایک بڑی قیمت رکہہ
سکتا ہی برخلاف اسکے چونکہ روٹی صرف ایک ہی قیمت رکہتی ہی اگر ہم اوسکو
کہا وین تو اسکی قیمت غارت ہوجاوے گی اور اس حال مین خرچ کلی واقع
ہوگا جبکہ بارُود آتشبازی مین صرف ہوتی ہی اور عموماً جب ہم کچہہ خرد واسطے
اپنی خواہش کے رفع کرنے کے خرچ مین لاتے ہین اسوقت مین بہی یہی حال ہوتا ہی
بیان مذکورۃ الصدر سے فوائد خرچ کرنے ہرطرح کی قدر کی جو ایک چیز مین ہون
معلوم ہوتے ہین۔ اُسسے مفاد نہین صرف کرنے کسی چیز کا واسطے رفع
کرنے احتیاج کی جب تک وہ احتیاج منجملہ ضروریات کے نہو دریافت ہوتا ہی
سُوم خرچ بالارادہ ہوتا ہی یا بے ارادہ۔ بالارادہ خرچ وہ ہوتا ہی جسکو
ہم ارادتہً واسطے کسی مطلب کے کرتے ہین اور بے ارادہ جو اتفاقاً وقوع مین

[+] India Rubber انڈیا ربر

مین آتا ہی — ایک انبار لکڑیون کا بارادہ گرمی یونہی نے یا کسی چیز کے پکانے کی جلایا جاسکتا ہی برخلاف اسکے وہ اتفاقاً جل کر بالکل راکھ ہوسکتا ہی — قدر لکڑی کی ان دونون حالتون مین غارت ہو جاتی ہی اور فرق فقط نتیجہ مین ہی علاوہ بے ارادہ خرچ کی ایک اور خرچ خودبخود بواعث قدرتی سے ہمیشہ وقوع مین آتا رہتا ہی — اگر قابل زوال چیزین اشیا کو متعمل تو کاریگر اور دریا و اور بورہے کے اختلاف موسم سے موثر ہونے دین تو بالکل بیکار ہو جاوینگے اس حالت مین اسکی قدر اُسی طور سے غارت ہو جاتی ہی جیسا کہ آگ مین جلنے سے ہوئی ہوتی — اگر بسبب بے پروائی اور غفلت کے ایک روٹی مین پھپھوندی لگ جاوے تو اسکی قدر اسحال مین ویسی ہی خرچ ہو جاوے گی جیسا کہ بعد تیار ہو جانے گے اگر وہ آگ مین گرپڑے اور جل جاوے — نباتات کملا جاتی ہین اور مادہ حیوانی سڑ جاتا ہی اور دھاتین گھس جاتی ہین — اس طور سے جہان مین ہمیشہ خرچ ہوتا رہتا ہی اور اسکی قدرتین جو ہم پیدا کرتے ہین غارت ہو جاتی ہین اگر ہم انکی حفاظت سا تھہ احتیاط دایمی کے نکرین — وہ بے پروائی جو طفل مزاجی اور مجہول ہونے سے وقوع مین آتی ہی واسطے مفلس کر دینے کسی شخص کے کافی ہی اگرچہ سوائے اس بے پروائی کی اُسمین کوئی عیب نہو وے —

چہارم خرچ جلد ہوتا ہی یا بتدریج — خرچ ہونا لکڑی کا بروقت جلایا جانیکے مثال خرچ جلد کی ہی اور صرف ہونا تبر کا جسکے وسیلہ سے لکڑی کاٹی جاتی ہی یا صرف ہونا آگ کا جسمین لکڑی جلتی ہی مثالین خرچ بتدریج کی ہین لیکن دونون صورتون مین خرچ بیشک وقوع مین آتا ہی اور اسی لئے اگر کوئی شخص اپنے خرچ کا صحیح حساب لگانا چاہے تو اسکو چاہیئے کہ وہ دونون طرحکی خرچ کو حساب مین

لاوے — اگر کوئی آدمی ایک مکان بنا کر اسمین بیس برس رہے تو بسبب اس
خرچ بتدریج کی قیمت مکان کی کم ہو جاوے گی اور اگر انجام عرصہ مذکور مین
شخص مذکور قیمت مکان کی برابر صرف اوسکی تیاری کے لگاوے تو وہ قیمت
اصلی اپنے مالک سے زیادہ طلب کریگا — یہی حال درباب اور اسباب اور ان
چیزون کے جو ہم استعمال مین لاتے ہین رہتا آتا ہی —

اس بات کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہی کہ خرچ سالانہ کسی شخص کا
برابر حاصل جمع اُن قیمتون کے ہی جو وہ اپنے کامون یا اپنے خاندان کیواسطے
خرچ کرتا ہی — اگر شخص مذکور برابر خرچ سالانہ کے پیدا نکرسے تو وہ قرضدار
ہو جاویگا برخلاف اسکی جتنا کہ اسکا خرچ سالانہ بہ نسبت پیدایش یا آمدنی
کے کم ہووے گا اتنا ہی وہ زیادہ زردار ہوتا جاویگا — یہانسے معلوم
ہوتا ہی کہ مطلب ہر ایک کفایت شعار آدمی کا یہہ ہوتا ہی کہ وہ بقیہ آمدنی اور
خرچ کو جتنا کہ ہوسکے زیادہ کرے یعنے جہانتک ہوسکے تھوڑا خرچ کرے اور بہت پیدا

بیان غرض خرچ کا

غرض جو خرچ سے ہوتی ہی با آسانی معلوم ہوسکتی ہی — چونکہ خرچ غارت
ہونا کسی قدر کا ہی آئیندہ زوال کی قسم سے ہی اور یہی باعث ہی کہ ہم
کوئی چیز بغیر از امید آسایش کی نہین صرف کرتے ہین کہ کوئی زیادہ فائدہ
بہ نسبت اوسکے جو ہم غارت کرتے ہین حاصل ہو — یہہ فائدہ دو طرحکا
ہوسکتا ہی — اول یہہ کہ ہم کسی قدر کو واسطے پیدا کرنے ایک اور زیادہ
فائدہ کی قدر کی خرچ کرتے ہین — دوم یہہ کہ ہم کسی قدر کو واسطے رفع
خواہش یا یعنے واسطے زیادہ کرنے آرام ذاتی کے خرچ کرین —

اوّل بیان خرچ کا واسطے زیادہ کرنے قدر کے — واسطے زیادہ کرنے
قدر کے ایک کسان بیج اور کہات اور محنت اور اوزار خرچ کرتا ہی تاکہ بہ
وساطت انکی وہ قابل پیدا کرنے ایک فصل کے ہووے — دستکار
روئی اور محنت اور کلون اور اور چیزون کو واسطے بنانے کپڑے کے
خرچ کرتا ہی — ایک خیاط کپڑے اور تاگے اور سوئیون اور محنت کو واسطے
بنانے ایک نئی پوشاک کے خرچ کرتا ہی — اس طور سے مختلف پیشہ والے
ہر ایک قسم کا سرمایہ اور محنت واسطے پیدا کرنے کسی مفید یا آرام دہ یا
شاندار جنس کے خرچ کرتے ہین —

دوم بیان اس خرچ کا جو واسطے رفع خواہش کے ہوتا ہی — بعضی خواہشین
ہماری زندگی اور آرام اور تندرستی سے متعلق ہوتی ہین — منجملہ ان خواہشون
کے اناج اور کپڑا اور مکان اور مختلف آرام کی چیزین ہین جنسے گرمی گرما اور
سردی سرما کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین — اور خواہشین صرف واسطے
ہوس کی رضامندی کی ہوتی ہین اور انسے سواے اسکے اور کچہہ فائدہ نہین
نکلتا — منجملہ اس طرح کی خواہشون کی خواہش رکہنے عمدہ چیزون خوراک
اور پوشاک اور ساز و یراق کی اور خواہش ان وضع زندگی کی ہین جو رسم
رایج الوقت سے ہوتی ہی — سب طور خرچ کے بیان کرنے کی کچہہ ضرورت
نہین ہی اور عموماً قدر جو انمین صرف ہوتی ہی غارت ہو جاتی ہی اور فائدہ جو
اسسے حاصل ہوتا ہی صرف رفع خواہش ہی — بابت ان دو
اقسام خرچ کے جنکا ہمنے ذکر کیا ہی یہہ بیان کرنا چاہیئے کہ وہ ایکدوسرے سے اکثر
ناموافق ہوتی ہین — اس خرچ سے جو واسطے پیدا کرنے کسی چیز کی

کیا جاتا ہی اکثر خوشی حاصل نہین ہوتی — اُسکا عوض فائدہ ہی جو وسیلہ حاصل کرنے خوشی کا کسی اور طور سے ہی — بر خلاف اسکے اُس خرچ سے جو واسطے رفع خواہش کے کیا جاتا ہی اکثر قدر بالکل غارت ہو جاتی ہی — اُس سے کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی لیکن خوشی حاصل ہوتی ہی — سو روپیے اُس شخص کے جو اُنکو کسی مفید کام مین لگاتا ہے ایک یا دو سال مین دو چند ہو سکتے ہین اور جلدی اس قدر زیادہ ہو سکتے ہین کہ اُنسے سو روپیہ سالانہ حاصل ہووے — لیکن وہ شخص جو سو روپیہ ضیافت یا کسی اور خوشی کے کام مین صرف کرتا ہی اُنکی قدر کو ہمیشہ کے لئے غارت کرتا ہی اور کبھی اُنکو پھر نہین حاصل کر سکتا — نظر برین جب ہم شک مین ہوتے ہین کہ کس طور سے خرچ کرنا روپیہ کا فرض مصلحت اور دانائی ہی تو اُس وقت بہتر ہی کہ نتایج کو جو ان مختلف اقسام کی خرچ سے وقوع مین آتی ہین متوجہ اور غور تمام دیکھین — اُس سے دلیل اس بات کی معلوم ہو جاتی ہی کہ کیون ایام جوانی مین محنت اور کفایت شعاری اور اپنی اوپر جبر کرنے سے لوگ ضرور دولتمند ہو جاتے ہین اور کیون عادت رفع خواہش نفسانی موجب مفلسی اور حقارت کا ہوتی ہی؛ — اُس شخص کو جو عادت در خرچی اور اُس فضول خرچی مین خوش ہوتا ہی جو بسبب اوضاع رایج الوقت کے ظہور مین آتی ہی ضرورت کسی الہام کے واسطے سیتر سے بتلانے نتایج اوسکے چلن کے نہین ہی کیونکہ نتایج مذکور اوسکی عادت سے ہی عیان ہین

سوالات

(۱) مختلف مثالین خرچ کی بیان کرو — اپنی خرچ ذاتی ایک روز کی بتلاؤ —

(۲) کوئی ایسی مثال تمکو معلوم ہی جسمین بغیر از خرچ محنت اور سرمایہ کے پیدا ہونا کسی شئی کا ممکن ہو —

(۳) اس قاعدہ سی کونسی کارآمدنی بات ہمکو نکالنی چاہئے —

(۴) کیا علم انتظام مدن مین درمیان خرچ ہونے ایک روپیہ کے سرمایہ اور صرف ہونے ایک روپیہ کی محنت کی کچھہ فرق ہی —

(۵) بموجب بیان سوال پیشین کے کیا وہ شخص جو بیکار رہتا ہی کچھہ ضایع کرتا ہی

(۶) کیا دنیا مین اس قسم کا نقصان بہت ہوتا ہی —

(۷) کیا قالین چیزونکی استعمال کرنے سے کفایت ہوتی ہی اور کیون

(۸) کیون لاپروائی سے آدمی کسی کام کی کرنے مین کامیاب نہین ہوتا

(۹) تمنی کبھی کوئی بے پروا آدمی دیکھا ہی جو بدقسمت نہو نہا

(۱۰) تمنے کبھی یہہ بات دیکھی ہی کہ وہ شخص جو آج کی کام کو کل پر ٹالتا ہی اکثر بدقسمت اور مفلس ہوتا ہی اور یہہ بات کیون ہوتی ہی —

(۱۱) اپنی طبیعت سے بنا کر مثالین دو جسمین واسطے دوبارہ پیدا کرنے کے خرچ واقع ہوا ہو —

(۱۲) اپنی تجربہ سے مثالین خرچ کی جو واسطے رفع خواہش کے کیا جاتا ہی بیان کرو

(۱۳) خرچ مثالین مذکورہ جواب بالا مین سے کونسی قرین عقل ہین اور کونسی برخلاف اسکے —

(۱۴) دس برس کے عرصہ مین زید اور بکر کے حالتون مین کیا فرق ہوگا — زید تو سو روپیہ سالانہ سفرون اور تماشہ گاہون اور نفیس طعام وغیرہ صرف کرتا ہی اور بکر اتنا ہی روپیہ اپنی کاروبار مین اس طور سی لگاتا ہی کہ اصل اور سود دہر

ایک سال کے واسطے اگلے سال مین پندرہ روپیہ سینے صدی حاصل ہوتا ہی —

باب دوم
بیچ بیان مختلف اقسام خرچ کے

خرچ دو قسم کا ہوتا ہی — خرچ ذاتی ہر ایک شخص اور خرچ تمام قوم کا — ہر ایک شخص کی خرچ ذاتی کی دو قسمین ہین اول واسطے دوبارہ پیدائش کے اور دوم واسطے رفع خواہش ذاتی کے — نظر برین یہہ باب تین فصلون مین منقسم کیا جاتا ہے اور انمین یہہ تینون باتین بیان ہووینگی

فصل اول دربابِ خرچ ذاتی کے جو واسطے دوبارہ پیدائش کے کیا جاتا ہی —

اس صورت مین مطلب خرچ کرنے والے کا یہہ ہوتا ہی کہ سرمایہ کسی مختلف شکل مین اسکی ایسے جس مین خرچ کی گئی اصل ہوتی ہی دوبارہ پیدا ہووے — اگر بغیر صرف کرنے کسی چیز کے پیدائش ممکن ہوتی تو وہ بہت خوش ہوتا لیکن یہہ برخلاف قاعدہ ہستی کے ہی — خرچ ہونا سرمایہ کا تو واسطے دوبارہ پیدا ہونے کے ضروری لیکن اگر آدمی عقلمند ہو تو وہ جتنے الوسع بہت کم خرچ کریگا — پیدائش عوض اس خرچ کا ہوتا ہی اور پیدا کرنے والا یا عقل سے ممتاز ہو تو وہ پیدائش مذکور کو جہانتک کہ ممکن ہی زیادہ کریگا — فائدہ جو اسکو حاصل ہوتا ہی برابر فرق کے ہی جو درمیان خرچ اور پیدائش کے ہو اور جتنا زیادہ کہ یہہ فرق ہوگا وتنا ہی زیادہ اوسکا فائدہ ہوگا — نظر برین قاعدہ بموجب جسکی اوسکو عمل کرنا لازم

لازم ہی یہہ ہی کہ اوسکو چاہئے کہ جتنے الوسع بہت مقدار پیداوار کی بوسیلہ
خرچ کرنے اپنے کم قدر کے جتنا کہ ممکن ہو پیدا کرے — پیدا کرنیوالی کی
خرچ دو قسم کی ہین یعنے خرچ سرمایہ اور خرچ محنت ذکر خرچ سرمایہ — میری دانست
ہین وہ اصول بموجب جنکے ہمکو اس قسم کے خرچ مین عمل کرنا چاہیئے مفصلہ ذیل ہین
—اول خرچ سرمایہ اتنا کم ہونا چاہئے جتنا کہ کسی چیز مطلوب کی پیدائش مین
ہوسکتا ہو — فرض کرو کہ ایک چمار کی عادت ہی کہ وہ چمڑے کو ایسی بے
پروائی سے تراشتا ہی کہ اسمین ایک جوڑہ جوتی کی برابر چمڑا خراب ہوتا ہی
تو وہ کبھی دولتمند نہین ہوگا — ایک کسان جو بوقت بونے ضرورت ایکمن
من بیج کی دو من صرف کرتا ہی اور دو من سے اتنا ہی کام نکلتا ہی جتنا کہ ایک
من سے تو گویا کہ وہ نصف بیج کو مفت برباد دیتا ہی — ولایت چین مین بیج کو
بھگائے کے کھلے ہوئے پہینکنی کے ایک ایک کرکر بوتے ہین اور یہہ بات دریافت
کی گئی ہی کہ جو غلہ اس ترکیب سے بچتا ہی تمام رعایا برٹش بزرگ کی خوراک کے
واسطے اکتفا کرتا ہی — دوم واسطے پیدا کرنے جنس مطلوبہ کے
سرمایہ اسی قیمت کا صرف کرنا چاہئے جتنی کی ضرورت ہو — اسلئے اسمین
ہر ایک شخص کا فائدہ ہی کہ وہ اس طور کو دریافت کرے جسمین مطلب مذکور الصدر
حاصل ہوسکتا ہو اور کم سے کم قیمت کا سرمایہ خرچ ہووے — ایک سوداگر
پیش از اسکی کہ وہ ولایت بیگانہ سے اپنے ملک مین کوئی چیز لاوے یہہ خیال
کرتا ہی کہ اسکو کونسی چیز اپنے ملک مین سے باہر لیجانے چاہیئے تاکہ جنس بیگانہ
ملک کی بہت سستی مل سکے — اور ایک دستکار کو اگر وہ بابہ عقلی سے ممتاز ہو
اپنی تئین تمام ترقی علوم و فنون سے مطلع رکھنا چاہئے تاکہ وہ اس وسیلہ سے یہہ دریافت

کر سکے کہ بعوض کسی مہنگی چیز کی کوئی سستی جنس کے استعمال کرنے سے اوسکی مطلب
براری یعنی پیدایش اجناس مطلوبہ ہو سکتی ہی — اکثر اوقات لوگ بوسیلہ دریافت
ہونے ایک سستی رنگ یا استعمال مین لانے کسی سستی سرمایہ کی عوض اسکی جو عموماً
مستعمل ہوتا تھا دولتمند اور صاحب زر ہو گئے ہین علاوہ ہر ایک فائدہ سی جو کسی شئی
بیکار آمد مین ہو اچھی طریق سے متمتع ہونا چاہیے — مثلاً تیل نکالنے کے کولو مین تخم
کتان جس سے السی کا روغن حاصل ہوتا ہی عمدہ خوراک مویشی کی ہی —
علی ہذا القیاس بعد نکالنے اجزاے شرینی کے جو مین سے بقیہ یعنی فضلہ بھی
اسی کام آتا ہی — ایندھن کی جگہہ وہ چھال جلانے مین آتی ہی جسمین سے پہلے کسیلی
شئی واسطے دباغت چمڑے کے نکال لیتے ہین   کنگھیون کے بنانے مین
ضایع ہونا کسی جز کا اجزاے سینگ مین سے خوب واضح ہوتا ہی اول ایسے کارخانون
مین جہانکہ کنگھیان بنائی جاتی ہین ہر ایک جز شاخ حیوانات کا یعنی مغز اور جسم اور
نوک اور برادہ اور چربی اور لیپ کبھی نہ کسی فائدہ مند کام مین لگایا جاتا ہی او تلف
ہونے و بیکار رہنے نہین پاتا   اگر قدر مین کسی شئی کی خرچ کیجاوین
تو چاہیئے کہ ہر ایک قدر کو اوسکی صرف کرین یعنی جتنی کاربراری اوس سی ممکن ہو اوسقدر
اوسکی حصول مین کوتاہی روا نرکہین — مثلاً دخانی کل کے چلانی مین بہت حرارت کا
ہونا ضروری ہی مگر اس مین زر خطیر صرف ہوتا ہی اور مقتضاے کفایت شعاری یہہ
ہی کہ تہوڑے خرچ سی یہہ مطلب اتنی حاصل ہووے اور جب حرارت بکثرت پیدا
ہو تب لازم ہی کہ اوس سی جسقدر کام نکل سکتا ہو اتنا نکالین — ہر ایک شخص نے
بخاری کلکے شعلہ کو دیکہہ کر دریافت کر لیا ہوگا کہ بہت سی حرارت جو وہان پیدا ہوتی ہی
بلکل ضایع و بیکار جاتی ہی — بعضے لوہے کے اشیا بنانی مین ایک بڑی اصلاح جسکا

جسکا منشا کفایت شعاری نہی عمل مین آتی ہی اور حرارت جو بیشتر
بیکار جاتی تہی اب ہوا کے گرم کرنے کے لیئے جو بہٹی کے ہونکنی مین
کام آتی ہی صرف کیجاتی ہی ۔ اس حکمت سے بچاو ایندہن کے بڑے
خرچ کا ہو جاتا ہی ذکر خرچ محنت ۔ چونکہ محنت کے صرف ہونے مین
خرچ قدر ہوتا ہی جیسا کہ سرمایہ کے صرف ہونے مین اس لیئے ازروے
کفایت شعاری محنت بہی اتنی ہی صرف کرلی چاہیئے جتنی مین ہمارے
مطلب براری بخوبی تمام ہو سکتی ہو اول ہمکو لازم ہی کہ
جتنی محنت کی ضرورت ہو اس سے زیادہ نہین صرف کرین ۔ بسبب بہت
ہونے محنتون کے ہر ایک شخص کو طرف سستی کی رغبت ہوگی اور جسوقت
کہ ایک آدمی کو کہانے پکانے کی فرصت ہوگی تو عجب نہین کہ اور لوگ بہی
اپنے وقت کو اسکی سستی مین صرف کردین ۔
دوم اس مقدار سے جسکی ضرورت ہی کم محنت نہین خرچ کرنی چاہیئے ۔
جب بسبب نہونے بہت سی محنتون کے ایک ہی مزدور مختلف قسم کے
کام کرتا ہی تب فوائد جو تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ہین جاتے رہتے
ہین اور ہم نقصان بے انتظامی اور برہمی کار کی اوٹہاتے ہین ۔
سوم ہمکو چاہیئے کہ ویسی ہی قیمت کے محنت صرف کرین جسکی احتیاج
ہی ۔ کسی بڑے کام کو فرض کرلو تو معلوم ہوگا کہ بعض
حصون کار مذکور کی کرنے مین زیادہ عقل اور توجہ بہ نسبت اور حصون کے
درکار ہوتی ہی ۔ بعض حصے ایسے ہوتے ہین کہ اون مین پانچ روپیہ
روزینہ کے مزدورون کا کام ہوتا ہی اور بعضون مین آٹہ آنہ سے

زیادہ نہین — خیال رکہنا اِس بات کا بڑے کارخانہ مین بڑا فائدہ بخش ہی کہ
مزدورون کو اِس طرح جسے کام پر معین کیا چاہیئے کہ کوئی اُن مین سے زیادہ
مزدوری کے بہ نسبت اوسکی جسقدر قیمت کی محنت وہ صنعت مین کرتا ہی نہ پاوے۔ لیکن یہ
بات بیان کرنی چاہیئے کہ ایک غلطی خلاف قسم کے واقع ہوسکتی ہی اور کہ بہت
سستی محنت کو استعمال کرنا موجب اُسی قدر نقصان کا ہی جیسا کہ بہت مہنگی کا۔
ایک صورت مین تو ہمکو بسبب زیادہ اُجرت دینے کے بہ نسبت کہ ضرورت ہی
نقصان ہوتا ہی اور صورت ثانی مین ہمارا مصالح بسبب ناکارے کاریگر نوکر
رکہنے کی خراب ہوتا ہی جو تھے جتنی دیر کے واسطے ہمنے مزدور کو اُجرت دی ہی
لازم ہی کہ اُسلئے اُس سارے وقت مین کام لیوین کیونکہ جو آدمی مزدور کے وقت کو
اپنے کام کے کروانے مین صرف ہونے کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہی اسکو وہ وقت
اپنے روپیہ کے برابر عزیز ہوتا ہی اگر مزدور اُس وقت کو ضایع کرے اور کار
مفوضہ انجام نہ دیوے تو در حقیقت جو روپیہ کہ اہل سرمایہ نے اُجرت مین دیا
ہی کا ضایع ہوتا ہی اور روپیہ کے ضایع ہونے سے کوئی آدمی کبھی دولتمند نہین ہوتا۔
تاکہ مزدور سارے وقت مین محنت کرے چند باتون کا لحاظ رکہنا چاہیے اور
منجملہ انکی یہہ ہین جو آدمی مزدور نوکر رکہتا ہی اُسے چاہیے کہ وہ اپنے کام کا خود
منصرم ہے کیونکہ کوئی آدمی ہمارے کام کو اُس دل ہی اور درد سے انجام نہین دلواتا ہی
جیسا کہ ہم اپنے آپ اور اگر ایسا نہو سکے یعنے اہل کارخانہ اپنے آپ منصرم اور داروغہ
نہ بن سکے تو اُسے لازم ہی کہ وہ اپنے کارخانہ مین ایسا بندوبست کرے اور ایسے
ایسے آدمیون کی ذمہ واری اور جوابدہی مین اپنی کار کو تفویض کرے جو بوجہ
واقع ہونے کسی قصور کی کسی طرف سے صاحب کارخانہ یا کسی اور افسر کو اُسے مطلع

کر بین تاکہ وہ اُسکا فی الفور تدارک کردیوے — قبب انتظام اور بندوبست کے بہت وقت بچتا ہی — جب ایک مزدور کو دوسرے کے واسطے انتظار کھینچنا پڑتا ہی تو بہت وقت ضایع ہوتا ہی واجب ہی کہ وہ آلات جنسے کام لیا جاتا ہی تیز اور صاف اور اچھی حالت مین رکھی جاوین تاکہ مزدورون کو کوئی عذر انکی خراب ہونیکا بسبب بہانہ جسے وہ بڑی دیر بیکار رہتے ہین نرہے — ضرورت ان اصول پر عمل کرنے کی صاف عیان ہی حاجت بیان نہین — بازار مین ایک قسم کی اشیا جب وہ سب صفات مین برابر ہون ایک ہی مول کو فروخت ہوتے ہین — کوئی آدمی یہہ امید نہین کرسکتا کہ وہ بازار مین اپنی جنس کے واسطے جو اسکے ہمسایہ کی جنس سے کسی نوع سے بہتر نہین ہی زیادہ مول بہ نسبت اُسکے جو اسکے ہمسایہ کو ملتا ہی حاصل کرسکیگا — وہ کیسے طور سے زیادہ فائدہ نہین حاصل کرسکتا الّا اسے کہ وہ ایسا بندوبست کرے کہ اسکی اجناس کم قیمت کو تیار ہووین البتہ اسحال مین وہ نسبت اپنی ہمسایہ کے بہت فائدہ حاصل کرسکیگا — اگر دو سوداگر ہون اور وہ دونون ایک کپڑا فی گز آٹھہ آنہ کو بیچتے ہون لیکن ایک انمین کا بسبب اچھے انتظام اور بندوبست اپنے کارخانہ کے فی گز ایک آنہ کم لاگت کو کپڑا تیار کرواتا ہو تو ظاہر ہی کہ اُسے فی گز ایک آنہ زیادہ فائدہ ہوگا اور اسے چند سال مین دونون سوداگرون کی سرمایہ مین بہت فرق واقع ہوجاویگا — ہر کار اور ہر پیشہ مین یہہ اصل ایک ہی طور پر عمل کرتی ہی — دولت جیسا کہ بعضے آدمی تصور تصور کرتے ہین کچھہ بسبب مفید منصوبون تجارت اور بڑے بڑے عزمون کے نہین حاصل ہوتی بلکہ بسبب ہر روز کفایت شعار اور محنتی ہونی کی اور اچھا انتظام رکھنے کی — جو آدمی کہ ان وسیلون سے دولت حاصل کرنی چاہے گا وہ آخر کار

ہو کار امیر اور صاحب دل ہو جاوے گا لیکن جو انکی علاوہ کسی اور چیز پر اعتماد کرے گا انجام مین دیوالا نکالے گا۔

سوالات

(۱) اس قاعدہ کو کسانون اور دستکارون وغیرہ کے مثالون مین بخوبی اور بہ توضیح بیان کرو کہ جہان تک ہو سکے نہایت تہوڑے خرچ سے بہت بڑی مقدار پیداواری کے تیار کرنی چاہئیے۔

(۲) اسباب کی وہ مثالین جو تمہین معلوم ہین بیان کرو کہ بسبب نوکر رکہنے کچے کاریگرون کے بہت مصالح خراب ہوتا ہی۔

(۳) کوئی مثال تم ایسے دو جسّے یہہ معلوم ہو جاوے کہ بسبب سستنے مصالح کر استعمال کرنے کی قیمت اشیار کی سستی ہو جاتی ہی۔

(۴) یہہ ذکر کری کہ بنولون مین سے بہت اچھا تیل نکالا جا سکتا ہی اگر فی الحقیقت بنولون کو اسکام مین صرف کرین تو اسّے روئی بونے والون اور اُسے خرچ والون کیے حالت پر کیا اثر ہوگا۔

(۵) مثالین اچھی اور بڑی بند و بست کیے بیچ استعمال جزوی قیمت کے اشیار کیے کر بیان کرو۔

(۶) تمنے کبہی نتیجہ نوکر رکہنے زیادہ مزدورون کا بنسبت کہ انکی احتیاج واسطے ایک کے انجام دینے کے ہی دیکہا ہی اور اگر دیکہا ہی تو اُسے بیان کرو۔

(۷) تمنے کبہی نتیجہ تہوڑے مزدورون سے بہت کام لینے مین نکلتا ہی دیکہا ہی اور اگر دیکہا ہی تو اُسے بیان کرو۔

(۸) فرض کرو کہ اچھے اور بڑی اُجرت کی کاریگرون سے آسان محنت کروائی جاوے

سوالات

نواتے ان اشیاء کے قیمت پر جو انکی محنت سے تیار کروائی جاوین کیا اثر ہوگا

(٩) اس مثل کے کیا معنے ہین کہ مالک کے آنکھہ تلے گھوڑا موٹا ہوے

(١٠) ایک کارخانہ مین اچھے اور بہتر آلات کے موجود رکھنے سے کیا نتیجہ نکلتا ہی —

(١١) کس طور سے تم امید کرسکتے ہو کہ تم دولتمند ہو جاوگے —

فصل دوم درباب خرچ ذاتی کسی شخص کے جو واسطے حصول آسائش اور آرام نفسانی کے کیا جاوے

اس صورت مین مقصود خرچ سے پیدا کرنا قدر کا نہین ہوتا بلکہ رفع کرنا خواہشات نفسانی کا ہر آدمی خواہ امیر ہو یا غریب بعضی خواہشون اور احتیاجون کے رفع کرنے مین ساعی رہتا ہی اور جنکی رفع کرنے مین مال صرف ہوتا ہی اسی وجہ سے ہر آدمی کو خواہ وہ امیر ہو یا غریب کفایت شعار ہونا چاہیئے غرض کفایت سے یہان یہہ ہی کہ جہان تک ممکن ہی اپنی خواہشون کو تھوڑے خرچ سے رفع کرنا اور اصول جنکا یہان لحاظ رکھنا چاہیئے بعینہ ویسی ہی ہین جیسے کہ پہلے بیان ہوئی ہین — لیکن یہہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اول ہدایتون مین جو آگے بہ تفصیل مذکور رہین یہہ تسلیم کرلیا ہی کہ ایک آدمی ارادہ بسر کرنے اپنی اوقات کا بطریقہ دیانت سے رکھتا ہی یعنے اسکا قصد ہی کہ آمدنی سے زیادہ صرف نکرے یا جسقدر مال اسکے پاس ہی اسی پر گذارہ کرے نہ یہہ کہ اپنی ہمسایہ کے مال پر — یہہ مسلم رکھا گیا ہی کہ وہ اپنے پیشہ کے فواید سے کماحقہ واقف ہی اور یہہ بھی جانتا ہی کہ واسطے خرچ اپنی ذات اور عیال اور اطفال کی وہ از راہ دیانت کسقدر خرچ کرسکتا ہی — جس صورت مین کہ یہہ سب باتین تسلیم کرلی گئی ہون تو کام کفایت شعاری کا یہہ ہی کہ ایسے طریق کی ہدایت کرے جس سے باعث سلامت

سلامت روی کے مصارف سے اُسکو کمال آسایش اور فراغ خاطر حاصل ہووے
جن لوگون کی نزدیک یہہ باتین قابل یاد رکہنے کے ہین انکی حق مین بیان ذیل موجب
فائدہ کا ہوگا — اوّل وہ چیز کبہی نہین خریدنی چاہئے
جسکی احتیاج نہو چونکہ ہمارا مطلب دفع کرنا خواہشون کا ہی تو وہ چیز ہم کیون خریدین
جسکی ہمین احتیاج نہین ہی — ایک چیز کتنی ہی خوبصورت یا کتنی ہی کم قیمت ہو لیکن
اگر اُسکی ہمین ضرورت نہین ہی تو یہہ مناسب ہی کہ ہم اُسے ہرگز نہین خریدین
اور اُسے کسی اور کی واسطے جسکو اسکی احتیاج ہو چہوڑ دین —
دوم ہمکو چاہئے کہ کوئی چیز مقدار احتیاج سے زیادہ نہ خریدین کیونکہ اگر زیادہ
خریدینگی تو وہ محض بیکار رہوگی اور اتنا مال مفت ضایع ہوجاویگا — علاوہ
اسکی جب کوئی چیز افراط سے خریدی جاتی ہی تو ہم اُسی بکفایت خرچ نہین کرتے
اور اسی سبب سے بہت خرچ فضول واقع ہوتا ہی — مگر خلاف اسکی غیر واجبی کی
کفایت مین بہی کام بگڑ جاتا ہی — جو آدمی چار گرہ کپڑے کی کفایت کے واسطے اپنا
انگرکہ خراب کرتا ہی وہ اسیقدر بیوقوف ہی جتنا کہ وہ شخص جو چار گرہ زیادہ
خرید لیتا ہی اور ضایع کرتا ہی — سوم جو چیز خریدی جاوے
اسکی حتی قدرونکو بالکل مستعمل کرنا چاہئے — یہہ ممکن ہی کہ جب ایک قدر کسی
چیز کی خرچ ہوجاوے تو اُسمین دوسری باقی رہی اور اگر اسکو ضایع نہونی دیوین
تو اُسسے فائدہ ہوگا اور اس طور پر عمل کرنے سے بہت مال بچتا ہی — ہر سال
بہت مال بسبب غفلت اور بیپروائی کی خراب اور ضایع ہوجاتا ہی — شالی کپڑون
مین کیڑا لگ جاتا ہی اور روٹیون مین پہپوندی لگ جاتی ہی اور گوشت سڑ جاتا ہی اور
اور ایندہن بیفائدہ کار خرچ صرف ہوجاتا ہی — اسطرح پایا جاتا ہی کہ اکثر گہرونمین

قریب نصف حصہ ان قدرون اجناس کا جو خریدی جاتی ہین ایسی بیکار طور سے صرف ہوتا ہی کہ کسی ایک ذی روح کو بہی اُس سے فائدہ نہین ہوتا اور کسی کو خاک بہی اُس سے آرام اور آسایش نہین حاصل ہوتی — واسطے آرام اور آسایش کے بخوبی قادر ہونے کی لازم ہی کہ آلات گہر کے اچہے ہون کیونکہ انکے اچہا ہونے سے تہوڑے خرچ اسباب اور محنت سے بہت آرام اور آسایش بدست رس ہو جاتی ہی — سرد ولایتون مین موجود رکہنا اچہے آتشخانون کا جنمین تہوڑا ایندہن جلے منجملہ مقتضیات اچہے بندوبست اور کفایت شعاری کے ہی —

وہ اُصول جنکی بموجب محنت مین کفایت شعاری کیجاتی ہی بعینہ ویسی ہین جیسے کہ اوپر بیان ہوئے، الا یہہ بات بیان کرنی ضرور معلوم ہوتی ہی کہ سرانجام دہی اُمور خانگی اور اور کارخانجات مین یہہ لحاظ رکہنا چاہیئے کہ جتنی محنت کی ضرورت ہو اُتنی ہی کا استعمال کرین اور ایک ذرہ بہی زیادہ نہ صرف کرین — اور کہ ویسی قسم کی محنت کو مستعمل کرین جیسی کی ضرورت ہمارے کام کو بخوبی انجام دلوانی کے واسطے ہو — کفایت اخراجات خانگی مین منحصر ہی اوپر دانائی اور اچہے انتظام اہل خانہ یا منصرم اُمور خانگی کی — انتظام اُمور خانگی کا اکثر گہر والے یا اہل خانہ کی ذمہ داری مین ہوتا ہی — اُسکا یہہ فرض ہی کہ وہ ہوشیار رہے یہہ بات دیکہتی ہی کہ گہر مین کوئی چیز خراب نہونے پاوے اور ہر چیز مناسب کام مین صرف ہو اور کہ مزدور سے اسکی محنت کے سارے وقت مین کام لیا جاوے اور وہ ذرا بہی بیکار نرہے — اہل خانہ کو اس امر سے مطلع ہونا چاہیئے کہ ہر کام گہر کا انجام دینا ہی اور کہ وہ کیونکر کیا جاویگا — اگر وہ آپ گہر کے کام کے انجام دلوانی مین تندہی نکرے تو کون غیر اسکی کام کو کریگا — اگر وہ بےپروائی

رہے اور طفولیت کو کارفرما وے اور اہتمام امور خانگی کا اپنے ذمہ نہ لیوے تو اسکی گھر مین بے بندوبستی بدرجۂ کمال ظہور پکڑے گی اور کوئی گھر کا آدمی آرام اوقات بسر نہین کر سکے گا اور اُسپر کمال خجالت اور بدنامی عائد ہوگی — نتیجہ بے پروائی کا ایسے کامون ظاہر ہی کیونکہ جب اخراجات بہت فضولی ہوتی ہین تب کتنی ہی آمدنی ہو وہ کفایت نہین کرتی۔ اور آخر کار خواتین فضول خرچون کے خواب خیال کو دور کر کے اور انکو مدرسۂ افلاس مین تربیت دیکر سبق کفایت شعاری کا سکھلاتے ہین —

سوالات

(۱) کسواسطے ایک دولتمند آدمی کو کفایت شعار ہونا چاہیئے
(۲) کیا غریب آدمی بدون کفایت شعار ہونے کے کبھی دولتمند ہو سکتے ہین —
(۳) کیا تم کبھی کوئی چیز فقط اسواسطے خریدتے ہو کہ وہ سستی ملتی ہی اور تمہین یاد ہی کہ ایسی چیزون کی خریدنے کا کیا نتیجہ ہوا ہی —
(۴) واسطے اخراجات ذاتی کی تہوڑے تہوڑے اسباب کا خریدنا اچھا ہی یا بہت کا ایک دفعہ —
(۵) کم تم مثالین ایسی دو جنسی معلوم ہو کہ اسباب خود بخود بسبب غفلت مالک کے خراب ہو جاتا ہی —
(۶) کیا کبھی تمہاری ذات کا اسباب اس طور پر نہین ضایع ہو جاتا ہی —
(۷) اہل خانہ یا گھر کے مالک نی کی کیا فرایض ہین —
(۸) واسطے انجام دینے گھر کے کامون کی بہت آدمیون کی مصروف کرنی مین کیا نقصان اور کیا تکلیفین عائد ہوتی ہین —

۹) اگر اہل خانہ اپنے فرایض کو بدرستی نہ انجام دیوے اور غفلت مین رہے تو اسّے کیا نقصان نکلتے ہین —

فصل سوم درباب اخراجات سرکاری کے

عدالتون کے کاروبار کے اجرا ہونے مین بہت خرچ ہوتا ہی — بادشاہ اور افسرون اور سپاہ اور منصفون اور اور قسم کے عہدہ دارون کے واسطے بلا وقفہ بہم کرنا چاہیئے یعنے اونکو تنخواہین اور مواجب مناسب دینے چاہئین — اگر سرکار اپنے دشمنون سے لڑے تو زر واسطے جمیع اخراجات لڑائی کے دینا چاہیے — ان سب باتون کے واسطے ہر سال روپیہ جمع ہونا چاہئے — اصول جنکے بموجب ان اخراجات مین کفایت کرنی چاہیے ویسی ہی ہین جیسا کہ اور صورتون مین — اگر سرکار روپیہ کو بیکار کام مین صرف کرے تو وہ ضایع ہوگا اور اسکی کمی مین احتیاج ہوگی — اور اگر وہ اُسے کسی فائدہ کے کام مین لگاوے تو اُسے نفع ہووے گا — خرچ کرنا روپیہ کا گو وہ سرکار کی طرف سے ہو یا خاص آدمیون کی طرف سے ہر دو صورت مین ایک نوع کا نقصان ہی اگر اسکے عوض مین ویسی ہی عمدہ چیز نہ ہاتھ آوے

اب ہم پہلے یہہ بیان کرینگے کہ محاصل کیونکر جمع کیئے جاتے ہین اور بعد ازان یہہ کہ وہ کن کامون مین صرف ہوتے ہین — محاصل کبھی صریح اور کبھی غیر صریح تحصیل کیئے جاتے ہین — محصول صریح وہ ہی جو بحساب فیصدی کے محصول ادا کرنے والون کی مال سے لے لیا جاتا ہی اور جو مقدار مین اتنا ہے کہ اُسے بوقت تحصیل کیا جانے کے بقدر حاجت کے تفصیل ہو جاتے — ایسے حال مین سب آدمیون کا مال ایک نقشہ مین قلمبند ہو جاتا ہی اور رسم کے

نسا منے لکھا ہوتا ہی کہ اسکو اتنا محصول دیتا ہی وہ افسر جو محصول تحصیل کرنے کے
واسطے معین ہوتے ہین اُسے لوگونسے وصول کرکے خزانہ عامرہ مین ارسال کرتے
ہین — اِس ترکیب محصول لینے مین کئی فائدے ہین اسحال مین ہر آدمی محصول
بموجب اندازہ اپنے مال کے دیتا ہی اور نہ بموجب اپنے خرچ کے —
غیر صریح محصول وہ ہی جو لوگونسے نہین لیا جاتا بلکہ اُن اشیا پر لگایا جاتا ہی جو کسی
ملک مین درآمد ہوتے ہین — جہان یہہ طریق محصول لینے کا مروج ہوتا ہی وہان
صاحب پرمٹ ہر کشتی کو جو غیر ملک سے آتے ہی روکتا ہی اور کسی چیز کو
جسپر محصول لگتا ہی بدون لینے محصول یا اقرارنامہ کے کہ یہہ محصول اتنی مدت
مین ادا کیا جاویگا جانے نہین دیتا جیسا کہ ہندوستان مین نمک اور روئی
اور کھانڈ بدون محصول دینے کے بلین پرمٹ کے باہر نہین جا سکتے — انگلستان
مین شراب انگوری اور برانڈی اور رَم اور چاء پر محصول لگتا ہی اور یہہ
چیزین ممالک غیر سے اِس ولایت مین نہین آسکتی جب تک اُنکا محصول نہ
ادا کیا جاوے اِس محصول کو محصول پرمٹ کہتے ہین — لیکن اُن چیزون پر جو
شہر مین تیار ہوتے ہین جیسا کہ دہلی مین شراب اور انگلستان مین اینٹین اور
کاغذ اور شمعین اور صابن وغیرہ پر محصول لیا جاتا ہی اُسے زبان انگریزی
مین اکسایز اور ہندی مین فقط محصول یا سایر کہتے ہین — یہہ سب محصول
سوداگر یا دستکار دیتے ہین اور افسران پرمٹ اُسے تحصیل کرکے
خزانہ سرکاری مین داخل کرتے ہین اور جہانسے وہ اخراجات سرکاری مین
صرف ہوتا ہی — سوداگر اور دستکاران محصولونکو معہ اپنے نفع کے
قیمت اشیا مین بڑھا دیتے ہین اور درحقیقت وہ خریداران اشیاء محصولی کے

کے جیب خاص سے ادا کیا جاتا ہے — اسطرح ہر آدمی اُس شہر مین جہان محصول کا
رواج ہوتا ہی بوقت خریدنے اشیاء محصولی کے کچھہ نہ کچھہ حصہ محصول کا ادا کرتے
ہین — اعتراض جو اسطور پر محصول لینے مین پیش کیئے جاتے ہین یہہ ہین — اول یہہ
یہہ نہین معلوم ہوتا کہ انہون نے کتنا محصول ادا کیا ہی بہت کم آدمی بوقت جنسا
کے خریدنے کے یہہ خیال کرتے ہین کہ چونکہ ان چیزون پر محصول لیا جاتا ہی تو
انکی قیمت گران ہوگئی ہی اور کہ انکو فیصدی بہت روپیہ محصول مین دینا پڑتا ہی
— جسکا مال مین لوگ ان باتون سے واقف نہون تو وہ بے پروا ہو جاتے ہین
اور نہین خیال کرتے کہ آیا سرکار خرچ بیجا اور بہت کرتی ہی یا بجا اور کم
— چونکہ محصول سیدہا آدمیون سے نہین لیا جاتا ہی بلکہ اجناس
سے تو جب تک کوئی آدمی اشیاء محصولی کو اپنے صرف کے واسطے مول نہین لیتا تب
تک اوسکو محصول نہین دینا پڑتا اور یہان سے یہہ بات پائی جاتی ہی کہ اگر ایک بڑا
امیر نسبت ایک غریب کے اشیاء محصولی کو زیادہ نہ خرچ کرے تو وہ دونون برابر محصول
دیتے ہین — اور یہہ امر خلاف مقتضیات اچھے اور مناسب اصول محصول
لینے کے معلوم ہوتا ہی کیونکہ انصاف مقتضی اسبات کا ہی کہ جسقدر آدمی چاہتا ہی
کہ سرکار اسکی حمایت اور حفاظت کرے اتنا ہی لازم ہی کہ وہ محصول دیوے
یعنے کسی شخص کی جتنے مال کی سرکار حفاظت کرے اُسی اندازہ سے اوسکو
محصول دینا چاہیے اور یہان سے امیرون کو زیادہ محصول دینا ضرور معلوم ہوتا
ہی اور اگر ہم کبہی خلاف قاعدہ بالا کے کام کرین تو چاہیے کہ اُسمین غربا کا
فائدہ متصور ہو کیونکہ امیر آدمی بدون تکلیف کے بسہولت محصول ادا کرسکتے
ہین مگر خلاف اسکے غریبون کے حق مین بہت مصیبت ہوتی ہی کیونکہ اکثر ادا کرنا

محصول کا انکی آسایش اور آرام کے وسیلون کو گھٹا دیتا ہے —

فرض کرو کہ محصول تحصیل ہو گئی اب دریافت کرنا چاہئے کہ وہ کسطرح سے اور کن کامون مین صرف کرنی چاہئین — ہمیشہ یہہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ سرکار کے پاس کچھہ نہین ہے اور اسکو کسی چیز پر دسترس نہین یہہ تمام روپیہ جو محصولون مین جمع ہوتا ہی سرکار کا مال نہین ہی بلکہ سارے ملک کا سرکار فقط اسکو خرچ کرنے کے واسطے مقرر ہوئی ہی مگر اسکو یہہ اختیار نہین ہی کہ ایک کوڑی بھی ایسے کام مین لگا دے جسمین ملک کا فائدہ منظور نہو — اول کچھہ حصہ اس روپیہ کا بیچ تقرری دفترون اور کچہریون دیوانی اور فوجداری اور ادا کرنے تنخواہ عملہ اور اہل عدالت کے صرف ہوتا ہی ہونا افسرون اور کچہریون کا ضلعون مین بہت ضروری اور اسکے لئے انکی تنخواہین اور خرچ کے دینے مین دریغ نہین کرنا چاہئے — اسبات مین سب کا فائدہ منظور ہی کہ صاحب استعداد اور فہمیدہ صاحبان عدالت مقرر ہوون اور اچھی بڑی فوج نوکر رکھی جاوے اور یہہ باتین بدون بیشی کرنی بڑے مواجب کے میسر نہین ہو سکتین دوم یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہر آدمی کچھہ نہ کچھہ تربیت پاوے اور واسطے سربراہی اسکام کے اگر سرکار لوگون سے روپیہ لیوے اور اُسے وہان کے لوگون کی تعلیم مین صرف کرے جسطرح وہ لیا گیا ہی تو یہہ امر بہت مناسب ہی اور تحصیل ہونا اس روپیہ کا بموجب قانون سرکاری کے انسب معلوم ہوتا ہی —

سوم بعضے ملکون مین مصارف جاری مذہبی عبادت کے محصول سے ادا کئے جاتے ہین اور بعضے ملکون مین لوگ اپنی خوشی سے اسکے لئے زر دیتے ہین خرچ کیا

کلیسا انگلستان کا بیشتر اُس جایداد سے ہوتا ہی جو اسکے لئے معین ہی اور اُسمین سرکار کا کچھہ تعلق نہین سوا اسکے اور بھی آمدنین قوانین کے بساعیہ جات مین اسکے مصارف کے لئے ہین مگر ہر شخص کو اختیار ہی کہ کسی اور مذہبی امور کے لئے اگر اُسکا جی چاہے روپیہ صرف کرے۔ چہارم مصارف اُن کامون کا جنسے ملک بہتر ہوتا ہی لوگون سے دلوانا چاہئے مثلاً خرچ تعمیر کرنے سڑکون اور بنادر اور اُن مکانون کا جہان روشنی کی جاتی ہی تاکہ مسافران بحری کو معلوم ہو جاوے کہ یہان پہاڑ ہی اور یہانسے جہاز کو بچانا چاہئے لوگون کی جمعیت سے اُٹھتا ہی۔ ان چیزون سے خلق کو فائدہ ہوتا ہی اور اسلئے اسکو اُنکا صرف ادا کرنا چاہئے پنجم مفلسون کے پرورش کا خرچ لوگون کے مال مین سے ادا کیا جاتا ہی۔ بہت آدمی جب بوڑھے ہو جاتے ہین تو اُنکا کوئی ایسا لواحق نہین رہتا کہ اُن کی پرورش کرے اسحال مین اگر کوئی اُنکی دستگیری نکرے تو وہ مرجاوین لیکن جب تک اُنکی دستگیری سب لوگون کی مرضی پر چھوڑی جاوے تب تک کوئی اُنکی پرورش نہین کریگا پس لازم آیا کہ سرکار اِس امر مین مداخلت کرے اور جب یہہ کار سرکار کے ذمہ ہوا تو اُسے چاہئے کہ بہت خبرداری کرے تا نہ جو لوگ حقیقت مین مفلس ہین وہی اسطور سے پرورش پاوین اور اُنکے ایسا بندوبست کرنا چاہئے کہ محتاج جتنے الوسع محنت کر کر پرورش پاوین اگر سرکار ان باتون کا لحاظ رکھیگی تو ضرور لوگون کے ذمہ سے خرچ مفلسون کی پرورش کرنے کا بہت گھٹ جاوے گا۔ ششم ایک اور بڑا صرف جو لوگون کی مال مین سے کیا جاتا ہی لڑائیون کا ہی۔ یہان اسبات کا بیان کرنا ضرور نہین کہ آیا لڑائین بجا اور موافق احکام شرعی کے ہین یا نہین۔ لڑائیون مین بہت

مال ضایع اور برباد ہوتا ہی لیکن جب لڑائی واقعی شروع ہو جاوے تو کفایت
شعاری اِس امر کی مقتضی ہوتی ہی کہ اُسکی واسطے سامان بہت مناسب اور
درست طور سے تیار کیا جاوے۔ سلاح اور گولا بارود موافق احتیاج کے
بہم کرنی چاہئین اور اچھے موقع کے مقامون پر مورچہ بندی کرلی جائے اور سپاہ کو
ایسی ترتیب دینی چاہیے کہ وہ سامان جنگ کو بہت فائدہ سے استعمال کرسکے
اور دشمن کے گروہ مین بہت خونریزی اور ضرر واقع ہو۔

سوالات

(۱) اس دعوے کو ثابت کرو کہ ایک آدمی اور سارے ملک یعنے سرکار کے خرچ
مین بلحاظ اصل کے کچھہ فرق نہین ہی۔
(۲) فرض کرو کہ جس شہر مین تم رہتے ہو اُسین سے پچاس ہزار روپیہ کا محصول
جمع کرنا ہی اب ہم سوال کرتے ہین کہ یہہ امر کیونکر عمل مین آسکتا ہی۔
(۳) فرض کرو کہ فی سو روپیہ کے کہا ندیر پچاس روپیہ محصول لیتا ہی اب بتلاؤ
کہ یہہ محصول کیونکر لیا جاسکتا ہی۔
(۴) محاصل صریح اور غیر صریح مین کیا کیا فائدے اور کیا کیا نقصان ہین۔
(۵) ہم جب یہہ بات کہتے ہین کہ سرکار کے قبضہ مین کچھہ چیز نہین ہی اُسسے بلحاظ اصل کے
کیا مراد ہوتی ہی۔
(۶) کسواسطے مصارف مدرسون کی لوگون کی مال مین سے ادا ہونے چاہیین
(۷) کسواسطے اخراجات ان مقامون کے جہان سے آگاہ کرنی جہازون کی مقام خطرناک سے روشنی کیجاتی ہی
سرکار کے ذمہ مین ہین۔
(۸) مفلسون کی پرورش کرنیکا خرچ کن کی ذمہ ہونا چاہیے اور سرکار کونسی مفلسون کی پرورش کرتی ہی

صحیحنامہ اغلاط علم انتظام مدن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۵	مالک مال کا	مالک ہونی کا
ایضاً	ایضاً	صرف محنت کیا ی	محنت صرف کی ہو
۶	۱۹	لے گین	لین گی
۷	؛	مح رف	مختلف
۳۲	۱۹	کیون سود مین	کیون سود منند بین
۶۴	۱۴	یاڈ دفٹ	یا د د فٹ
۶۷	۳	خود سالی	خرد سالی
۷۶	۱۹	فایدن جو	فایدون کی جو
۸۰	۶	مصرف	مصارف
۸۵	۱۸	اشیاء کی سی	اشیار کی لئی
۸۷	۱۰	اقتدار نہون	اقتدار نہو
۸۸	۱۲	خاص لوگونکی	خاص لوگون کی
۸۹	۷	صرف کرنے خواہش	صرف کرنے کی خواہش
۹۰	۵	لنگر کا ہون	لنگر کا ہون کے
۹۲	۴	مقرری سے	مقرر ہوئی سے
۹۵	۲۰	درکار ہو	درکار ہون
۹۷	۶	مختنا نہ مین	مختنا نہ مین ملی
۱۰۱	۱۰	اس کام کی	اس کام کرلی
۱۰۲	۶	اسمین اد ا	اسمین نکا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۲	۱۳	ہوتی اورکری	ہوتی ہی اور کری
۱۱۳	۱۹	اسی در	اسی قدر
۱۲۶	۱۲	قرض دجاوی	قرض دیا جاوی
ایضاً	۱۳	ہوجاوی	ہوجاوی گا
۱۲۷	ایضاً	یہہ رتخص	یہہ شخص
۱۲۸	۱۷	درکارمین	درکار ہی
۱۳۲	۱۲	گرد اکرنیکا	ادا کرنیکا
ایضاً	۲۰	اول مقدور	اول صاحب مقدور
۱۴۱	۱۳	در ر اب	دستیاب
۱۴۱	۹	اگر جمع	اگر جمع
۱۴۲	۱۳	اٹھایاہی ہوجاتاہی	اٹھاتاہی
۱۸۰	۱	کار ر اکر	بیکاری مین
ایضاً	۸	کرڈاین سکتاہی	کرڈال سکتی ہین
ایضاً	۳	کہ مر در	کہ مردون
۱۸۱	۳	اور فرق قسط	اور فرق فقط
۱۸۲	۱۲	جتنا کہوسکی	جتنا کہ ہوسکتی ہی
۱۸۳	۱۰	متعلق دہی ہین	متعلق ہوتی ہین
۱۸۸	۵	بسی ممتنع	بسبب تمتع
۱۹۲	۱۲	خرچ دالون	خرچ لی والون
۱۹۳	۳	نکاتی	نکلتا ہی
۱۹۴	۱۱	پرلی داجہی	پہلی درجی
۱۹۴	۱۳	اگر یہ	اگر یہہ
۱۹۶	۱۲	کانون ظاہری	کانون مین ظا